WED.9.April 2025
VOLUME:20 NO:87
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4+4=8

Established May 1994 : قائم شدہ:مئی

# ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑاورپربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروزبدھ 9/اپریل 2025
جلد:20 شمارہ: 87
9/شوال المکرم 1446ھ
قیمت 00=3روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com–Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

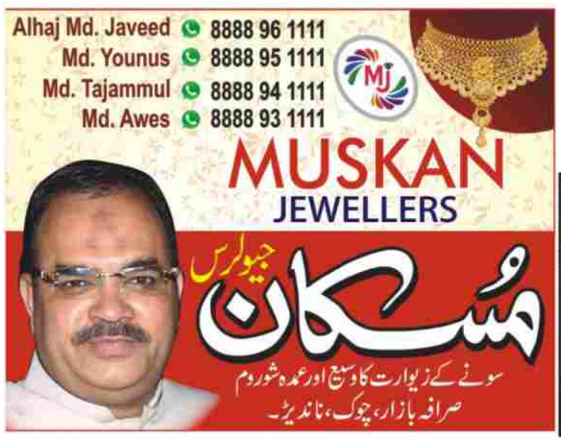

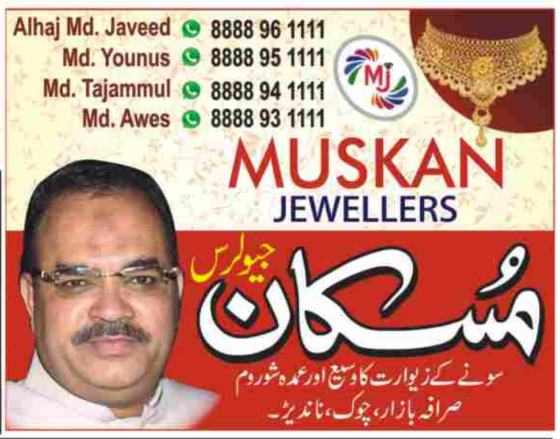


## وقف ترمیمی قانون کے خلاف سپریم کورٹ میں داخل کی گئی

# عرضی پر 16 اپریل کو ہوگی سماعت

نئی دہلی: 8 / اپریل ( ایجنسیز )مرکزی حکومت کی جانب سے بنائے گئے وقف ترمیمی قانون 2024 کے خلاف جمعیت علماء ہند نے سپریم کورٹ میں ایک عرضی داخل کی تھی جس پر 16 اپریل کو سماعت ہوگی۔ پیر(7 اپریل) کو جمعیت علماء ہند کی جانب سے پیش ہوتے ہوئے معروف سینئر وکیل کپل سبل نے سی جے آئی سنجیو کھنہ سے اس معاملے کی فوری سماعت کی گزارش کی تھی۔ سی جے آئی نے کپل سبل کو یقین دلایا تھا کہ بہت جلد ہی اس کی تاریخ طے کریں گے۔ سپریم کورٹ کے رجسٹرار کی جانب سے ایڈوکیٹ آن ریکارڈ فضیل ایوبی کو دی گئی جانکاری کے مطابق مولانا ارشد مدنی کی جانب سے داخل کی گئی عرضی پر 16 اپریل کو سماعت ہوگی۔ جمعیت علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے عدالت کی جانب سے سماعت کی تاریخ مقرر کیے جانے کو ایک حوصلہ افزا پیش رفت قرار دیتے ہوئے کہا کہ ''ہمیں کامل یقین ہے اس معاملے میں ہمیں عدالت سے انصاف ملے گا۔ کیونکہ اس قانون کی بہت سی دفعات نہ صرف ملک کے آئین کے خلاف ہیں بلکہ اس سے شہریوں کے بنیادی اور مذہبی حقوق کی بھی خلاف ورزی ہوتی ہے۔'' مولانا مدنی کے مطابق اس قانون کی منظوری کے بعد سے ہی ملک کے تمام مسلمانوں میں کافی تشویش، اور غم وغصہ کا ماحول ہے۔ جس طرح اپوزیشن کی تجاویز اور اعتراضات کو نظر انداز کرتے ہوئے جبراً یہ قانون نافذ کیا گیا ہے اس سے ایک سنگین اندیشہ پیدا ہوگیا ہے کہ اب وقف کے املاک کے ساتھ نہ صرف چھیڑ چھاڑ کی جا سکتی ہے بلکہ اس قانون کی آڑ میں مسلمانوں کو ان کے تاریخی مذہبی ورثے سے بھی محروم کیا جا سکتا ہے۔ مولانا مدنی نے یہ بھی کہا کہ نئے قانون کی کچھ دفعات کو پڑھنے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ حکومت کی نیت ٹھیک نہیں ہے۔ یہ قانون نہ تو مسلمانوں کی بھلائی کے لیے ہے اور نہ ہی وقف معاملوں میں شفافیت لانے کے لیے ہے، بلکہ اس کا واحد مقصد ہے وقف کے املاک پر قبضہ کرنا۔ اس سے نہ صرف مسلمانوں کے خلاف ملکی سطح پر تنازعہ کا نیا محاذ کھل جائے گا بلکہ فرقہ پرست طاقتیں اس کا فائدہ اٹھا کر ملک کے امن واتحاد کو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ قانون ایسے وقت میں لایا گیا ہے جب پورے ملک میں مسلمانوں کے خلاف نفرت کی آندھی چل رہی ہے۔ ہماری بہت سی مساجد اور درگاہوں کو پہلے ہی نشانہ بنایا جا چکا ہے اور وہاں مندر ہونے کے دعوے کیے جا رہے ہیں۔ ایسے میں اگر یہ غیر آئینی قانون بھی نافذ ہو جاتا ہے تو ان بے لگام فرقہ پرست طاقتوں کو ہماری مساجد، خانقاہوں، قبرستانوں اور امام باڑوں کو نشانہ بنانے کی قانونی بنیاد مل جائے گی۔ واضح ہو کہ وقف ترمیمی قانون کو صدر جمہوریہ کی منظوری ملنے کے بعد مولانا ارشد مدنی نے سب سے پہلے سپریم کورٹ میں عرضی داخل کی تھی اور فوری سماعت کی اپیل بھی کی تھی۔ مولانا مدنی نے اپنی عرضی میں وقف ترمیمی قانون کو نہ صرف چیلنج کیا ہے بلکہ اس قانون کو نافذ ہونے سے روکنے کے لیے عدالت سے عبوری ہدایت (اسٹے آرڈر) کا بھی مطالبہ کیا ہے۔

## درگاہ کے گنبد پر مذہبی پرچم لہرانے کے معاملے میں

# انسپکٹر اور 2 کانسٹیبل معطل

پریاگ راج: (ایجنسیز) 6 اپریل کو جب پورے ملک میں رام نومی کا تہوار منایا گیا، اسی روز یوپی کے پریاگ راج میں کچھ سماج دشمن عناصر نے ماحول بگاڑنے کی کوشش کرتے ہوئے ایک درگاہ کے گنبد پر مذہبی جھنڈا لہرایا۔ اب انتظامیہ نے اس معاملے میں بڑی کارروائی کرتے ہوئے ایک انسپکٹر اور 2 کانسٹیبل کو ڈیوٹی کے وقت لاپرواہی برتنے کے الزام میں معطل کر دیا ہے۔ معاملہ پریاگ راج کے بہریہ تھانہ علاقہ کے سکندرا گاؤں میں واقع غازی میاں کے درگاہ سے متعلق ہے۔ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر آف پولیس (گنگا نگر) پشکر ورما کی تحقیقاتی رپورٹ کی بنیاد پر ڈپٹی کمشنر آف پولیس (گنگا نگر) کلدیپ سنگھ گناوت نے بہریہ پولیس چوکی کے انچارج روی کٹیار، کانسٹیبل انشو کمار اور کانسٹیبل سنیل کمار یادو کو فوری طور پر معطل کر دیا ہے۔ ڈی سی پی گنگا نگر کلدیپ سنگھ نے اس حوالے سے بتایا کہ ''اتوار کو رام نومی کے موقع پر کچھ نوجوان سکندرا میں واقع غازی میاں کی درگاہ کے دروازے پر مذہبی جھنڈا لہراتے ہوئے نعرے بازی کر رہے تھے۔ پولیس نے انہیں روک کر وہاں سے ہٹایا، لیکن اس معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے 3 نامزد اور کئی نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا۔'' قابل ذکر ہے کہ اس متنازعہ معاملے کے کلیدی ملزم منیندر سنگھ کو پیر کے روز گرفتار کر جیل بھیج دیا گیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ وہی اس گروہ کی قیادت کر رہا تھا۔ ڈی سی پی کلدیپ سنگھ نے یہ بھی واضح کیا کہ جس درگاہ پر یہ واقعہ پیش آیا ہے وہ ہمیشہ سے فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی مثال رہی ہے۔ درگاہ میں 5 مزاریں ہیں، جہاں ہندو اور مسلم دونوں مذاہب کے لوگ چادر چڑھانے آتے ہیں۔ ایسے میں اس طرح کے واقعہ سے علاقے میں امن وامان کی صورتحال درہم برہم ہو سکتی تھی جس پر پولیس نے وقت رہتے قابو پا لیا ہے۔ ساتھ ہی پولیس انتظامیہ کا کہنا ہے کہ اس طرح کی سرگرمیوں کو کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا اور قصورواروں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔

## سنبھل تشدد معاملہ: ایس آئی ٹی نے سماجوادی پارٹی کے

# ایم پی ضیاء الرحمٰن برق سے ڈھائی گھنٹے تک پوچھ گچھ کی

سنبھل: سنبھل میں پیش آئے نومبر کے پرتشدد واقعے کی تفتیش کے سلسلے میں سماجوادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمٰن برق منگل کو ایس آئی ٹی کے سامنے پیش ہوئے۔ ایس آئی ٹی نے انہیں بی این ایس (بھارت نیائے سنہتا) کی دفعہ 35اے کے تحت نوٹس جاری کیا تھا، جس کے تحت وہ 8 اپریل کو بیان درج کرانے پہنچے۔ ایم پی سے تفتیش کا عمل تقریباً ڈھائی سے تین گھنٹے تک جاری رہا۔ تحقیقات سے وابستہ افسران کے مطابق، ایس پی رکن پارلیمنٹ سے اس واقعے کے مختلف پہلوؤں پر سوالات کیے گئے۔ اس دوران ان کے تحریری بیانات بھی لیے گئے۔ علاقائی افسر (سی او) کلدیپ سنگھ نے میڈیا کو بتایا کہ ایم پی کو نوٹس جاری کیا گیا تھا اور وہ تفتیش میں شامل ہوئے۔ ان کے جوابات ریکارڈ کیے گئے ہیں۔ اگر ضرورت پڑی تو انہیں دوبارہ بھی طلب کیا جا سکتا ہے۔ کلدیپ سنگھ نے کہا، ہماری تفتیش کے جو مخصوص نکات تھے، انہی کے مطابق سوالات کیے گئے۔ یہ عمل تقریباً ڈھائی سے تین گھنٹے چلا۔ ابھی اس مرحلے پر زیادہ کچھ کہنا مناسب نہیں ہوگا۔ تفتیش مکمل ہونے کے بعد مزید بات کی جائے گی۔'' ایس پی رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمٰن برق نے تفتیش کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا، مجھے جو کچھ بتانا تھا، میں نے صاف صاف بتا دیا ہے۔ عدالت کے حکم اور مقامی ضابطوں کے تحت مجھے دفعہ 35اے کے تحت نوٹس دیا گیا تھا۔ میں مکمل تعاون کے لیے آیا تھا اور تفتیشی ٹیم کے سوالات کے جواب دیے۔ فی الحال تفتیش جاری ہے۔'' برق نے مزید کہا کہ وہ قانون کا احترام کرتے ہیں اور تفتیشی ایجنسیوں کو تعاون فراہم کرنا اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں۔ واضح رہے کہ سنبھل میں نومبر 2024 میں پیش آئے تشدد کے واقعے کی تفتیش ایس آئی ٹی کر رہی ہے۔ اس واقعے میں کئی افراد سے پوچھ گچھ ہو چکی ہے اور متعدد افراد کے بیانات ریکارڈ کیے جا چکے ہیں۔ آج کی پیشی اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی۔ اس دوران سنبھل میں سکیورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے تھے۔ پولیس اور ضلعی انتظامیہ پوری طرح الرٹ رہی تاکہ کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے بچا جا سکے۔ ایس آئی ٹی کی تفتیش ابھی جاری ہے اور جلد ہی اس سلسلے میں مزید پیش رفت متوقع ہے۔

## بی جے پی حکومت نے معاشی عدم مساوات کو

# غلامی کی سطح تک پہنچا دیا، سی ڈبلیو سی میٹنگ میں قرارداد منظور

احمد آباد: ''باپو (مہاتما گاندھی) کے اصولوں اور سردار پٹیل کے عزائم کو ساتھ لیے ہم اپنے ہدف کی طرف آگے بڑھ رہے ہیں۔ کانگریس کا ہر کارکن ملک کے تئیں اپنی ذمہ داری سمجھتا ہے اور اسے نبھانے کے لیے پرعزم ہے۔ یہ کنونشن کانگریس سے منسلک انصاف کے جنگجوؤں میں نئی توانائی اور طاقت بھرے گا۔ عزم، خدمت اور لگن کے جذبہ کو مضبوط کر انصاف کے راستے پر آگے بڑھائے گا۔'' کانگریس نے یہ رائے گجرات کے احمد آباد میں منعقد کانگریس ورکنگ کمیٹی (سی ڈبلیو سی) کی میٹنگ میں ظاہر کی۔ احمد آباد واقع سردار ولبھ بھائی پٹیل کے نیشنل میموریل میں منعقد اس میٹنگ میں کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، کانگریس پارلیمانی پارٹی کی چیئر پرسن سونیا گاندھی، لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی سمیت کئی سرکردہ پارٹی لیڈران موجود تھے۔ کانگریس کی توسیعی سی ای سی میٹنگ میں سردار ولبھ بھائی پٹیل کے نظریات پر گہرائی کے ساتھ تبادلہ خیال ہوا اور ان سے منسلک قرارداد بھی پاس کیا گیا۔ اس قرارداد میں پارٹی نے کچھ اہم شعبوں کی طرف خصوصی توجہ کا فیصلہ کیا ہے، مثلاً پارٹی کسانوں کے حقوق کے لیے جدوجہد کو تیار ہے 'نفرت چھوڑو- بھارت جوڑو' کی راہ پر بڑھنے کو تیار ہے' آئین میں موجود بنیادی حقوق، ملک کے محنت کش مزدوروں اور کامگاروں کے حقوق کی لڑائی لڑنے کو تیار ہے' وسائل کی منصفانہ تقسیم کے لیے نئی جنگ کو تیار ہے' فرقہ وارانہ اشتعال کو روکنے کے لیے جدوجہد کو تیار ہے' نفرت اور تخریب کاری کو شکست دینے کے لیے جنگ کرنے کو تیار ہے۔ کانگریس کے کارکنان ہندوستان کی جمہوریت اور آئین کی آزادی سے متعلق اس جنگ کو دھاردار بنانے کے لیے انصاف کی راہ پر چلنے کے لیے پرعزم ہیں۔ کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر سی ڈبلیو سی میٹنگ میں پاس قرارداد کی تفصیل شیئر کی ہے۔ اس قرارداد میں برطانوی حکومت کے دوران ملک کے حالات اور موجودہ بی جے پی کی قیادت والی حکومت میں پیدا حالات کو آمنے سامنے رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ 1918 میں خطہ جنگ گجرات کے کھیڑا میں انگریز حکومت کے ذریعہ کسانوں سے ٹیکس وصولی کی مخالفت میں گاندھی جی کی ترغیب سے سردار پٹیل نے آزادی کی جنگ میں قدم رکھا۔ پھر ولبھ بھائی پٹیل نے 1928 میں انگریز حکومت کے ذریعہ کسانوں سے لگان وصولی کے خلاف باردولی ستیاگرہ کی قیادت کی۔ ان کی اثردار اور توانائی سے بھرپور قیادت کے سبب وہ باردولی تحریک سے 'سردار' کہلائے۔ آج کی بی جے پی حکومت بھی انگریزوں کی طرح کسانوں کی زمین کے مناسب معاوضہ سے متعلق قانون کو ختم کرنے کا آرڈیننس لاتی ہے، زراعت کے تین سیاہ قوانین بناتی ہے، کسانوں کی راہوں میں کیل اور کانٹے بچھاتی ہے، کسانوں کو آمدنی دوگنی اور ایم ایس پی گارنٹی کا وعدہ کر صاف پیچھے ہٹ جاتی ہے اور انصاف مانگنے پر لکھیم پور کھیری میں بی جے پی لیڈران کی جیپوں سے کسانوں کو کچلواتی ہے۔ اس لیے ایک بار پھر سردار پٹیل کی راہ پر کانگریس کسان کے حقوق کے لیے نتیجہ خیز جنگ کو تیار ہے۔ قرارداد میں آگے مذکور ہے کہ انگریزوں نے ہندوستان کے مزدوروں اور کامگاروں کے حقوق ختم کرنے کی سازش پر مبنی پالیسی اختیار کی تھی۔ کانگریس کے کراچی کنونشن میں قومی صدر کی شکل میں سردار پٹیل نے انگریزوں کے خلاف مزدوروں و کامگاروں کے حقوق کی پُرزور آواز اٹھائی تھی۔ یہی نہیں، مذہب وذات اور جنس کی بنیاد پر تفریق نہ کرنے کے لیے بنیادی حقوق بنانے کا خاکہ اسی کنونشن میں تیار کیا گیا۔ موجودہ حالات کو دیکھیں تو بی جے پی حکومت نے محنت کش مزدوروں اور کامگاروں کے حقوق پر لگاتار حملہ کیا ہے، چاہے وہ مہاتما گاندھی نریگا کو کمزور کرنا ہو یا پھر قوانین ومزدوروں کے حقوق پر حملے ہوں۔ یہاں تک کہ بنیادی حقوق کو بلڈوزر سے روندنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسی لیے ایک بار پھر سردار پٹیل کے راستے پر چل کر کانگریس آئین کے مطابق بنیادی حقوق اور ملک کے محنت کش مزدوروں و کامگاروں کے حقوق کی جنگ لڑنے کو تیار ہے۔ ملک میں بڑھتے معاشی عدم مساوات کا تذکرہ بھی قرارداد میں موجود ہے۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ انگریز حکومت نے ہندوستان کے خزانے کو لوٹ کر ملک میں غریبی و معاشی عدم مساوات کو عروج پر پہنچا دیا تھا۔ سردار پٹیل کا نظریہ تھا کہ بھرپور پروڈکشن، وسائل کی یکساں تقسیم اور پروڈیوسرز کے ساتھ منصفانہ سلوک ہی دوررس معاشی پالیسی کا حصہ ہیں۔ اب موجودہ حالات کو دیکھیں تو آج کی بی جے پی حکومت نے جہاں 3 دہائیوں سے گجرات کو لوٹا، وہیں ملک کے خزانے کا منہ مٹھی بھر دوستوں کی طرف موڑ کر 'معاشی عدم مساوات' کو غلامی کی سطح تک پہنچا دیا ہے۔ اسی لیے ایک بار پھر ملک کو معاشی غلامی کی طرف دھکیلنے والے چند دولت مندوں کے سکّوں کی کھنک کے خلاف سردار پٹیل کا طریقہ اختیار کرتے ہوئے وسائل کی منصفانہ تقسیم کے لیے کانگریس نئی جنگ کو تیار ہے۔

# وقف ترمیمی قانون آج سے نافذ، مرکزی حکومت نے نوٹیفکیشن کیا جاری

نئی دہلی: 8 / اپریل (ایجنسیز) 'وقف ترمیمی بل 2025' پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے پاس ہوا، پھر اسے صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کی منظوری ملی، اور آج اس سے متعلق نوٹیفکیشن جاری کر پورے ملک میں نافذ بھی کر دیا گیا ہے۔ مرکزی حکومت کے ذریعہ جاری نوٹیفکیشن کے مطابق وقف ترمیمی قانون 8 اپریل سے نافذ ہو گیا ہے۔ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے گزشتہ 5 اپریل کو وقف ترمیمی بل کو منظوری دی تھی، جس کے بعد اس نے قانون کی شکل اختیار کر لی تھی۔ صدر جمہوریہ سے منظوری ملنے کے بعد یہ طے نہیں تھا کہ نیا قانون کب سے نافذ ہوگا۔ نوٹیفکیشن جاری ہونے کے بعد اس قانون کے 8 اپریل سے ہی نافذ ہونے کی وضاحت ہو گئی ہے۔ حالانکہ اس قانون کے خلاف عدالت میں لڑائی شروع ہو چکی ہے، جو ایک الگ معاملہ ہے۔ دراصل وقف ترمیمی قانون کے خلاف سپریم کورٹ میں 10 سے زائد عرضیاں داخل کی گئی ہیں۔ یہ عرضیاں سیاسی لیڈران اور کچھ مسلم تنظیموں نے داخل کی ہیں، جس میں نئے قانون کے جواز کو چیلنج پیش کیا گیا ہے۔ اس معاملے میں مرکزی حکومت نے سپریم کورٹ میں کیویٹ بھی داخل کر دیا ہے۔

## دلت رہنما کے مندر جانے پر گنگا جل سے شدھی کرن !

# جے رام رمیش کا بی جے پی - آر ایس ایس پر شدید حملہ

نئی دہلی: کانگریس کے سینئر رہنما اور پارٹی کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے بی جے پی اور آر ایس ایس کو دلت مخالف ذہنیت کا حامل قرار دیتے ہوئے سخت تنقید کی ہے۔ یہ بیان راجستھان میں رام نومی کے موقع پر پیش آئے ایک واقعے کے پس منظر میں سامنے آیا ہے، جس میں بی جے پی رہنما نے اپوزیشن لیڈر ٹیکارام جولی کے مندر جانے کے بعد 'شُدھی کرن' یعنی تطہیر کی کاروائی کی تھی۔ جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پر جاری اپنے بیان میں کہا کہ بی جے پی اور آر ایس ایس کی نظریاتی جڑیں دلت دشمنی، تعصب اور تنگ نظری میں پیوست ہیں۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ ناگپور میں اسی ذہنیت کی تربیت دی جاتی ہے، جہاں 'سمرستا' یعنی سماجی ہم آہنگی کا محض دکھاوا کیا جاتا ہے۔ خیال رہے کہ ٹیکارام جولی، جو راجستھان اسمبلی میں کانگریس کے لیڈر آف اپوزیشن ہیں اور دلت طبقے سے تعلق رکھتے ہیں، رام نومی کے دن الور ضلع کے ایک مندر میں درشن کے لیے گئے تھے۔ اس کے بعد بی جے پی رہنما گیان دیو آہوجا نے مندر میں گنگا جل چھڑک کر اسے 'پوتر' کرنے کی کوشش کی، جسے کانگریس اور دلت تنظیموں نے انتہائی توہین آمیز اور ذات پات پر مبنی عمل قرار دیا ہے۔ جے رام رمیش نے کہا، ''گیان دیو آہوجا کا یہ عمل بی جے پی اور آر ایس ایس کی گہرائی میں بیٹھی دلت مخالف ذہنیت کا کھلا اظہار ہے۔ یہ عمل صرف ٹیکارام جولی کی نہیں بلکہ بھگوان شری رام کے اصل اصولوں کی بھی توہین ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے اپنی پوری زندگی ایسی ہی ذہنیت سے لڑنے میں گزاری۔ انہوں نے ایسا ہندوستان بنانے کا خواب دیکھا تھا جہاں ذات پات کی بنیاد پر کسی قسم کا امتیاز نہ ہو۔ لیکن آج، جے رام رمیش کے مطابق، بی جے پی اور آر ایس ایس اسی آئین کی روح کو روند رہے ہیں۔ جے رام رمیش نے سوال اٹھایا کہ آخر گیان دیو آہوجا جیسے افراد کو ایسی 'گھٹیا سوچ' اور 'قابل اعتراض رویے' کی جرات کہاں سے ملتی ہے؟ انہوں نے خود ہی جواب دیا کہ یہ طاقت انہیں اسی نظریاتی ڈھانچے سے ملتی ہے جس کی بنیاد ہی ذات پات، بھید بھاؤ اور نفرت پر رکھی گئی ہے۔ اپنے بیان کے آخر میں جے رام رمیش نے کہا، ''یہ کوئی الگ تھلگ واقعہ نہیں بلکہ بی جے پی اور آر ایس ایس کی پہچان ہے۔ بی جے پی کے اعلیٰ قیادت کو نہ صرف اس شرمناک واقعے پر معافی مانگنی چاہیے بلکہ ایسے افراد کے خلاف سخت کارروائی بھی ہونی چاہیے۔''

## ولی عہد شیخ حمدان نے وزیر اعظم مودی سے کی ملاقات،

## ہندوستان - یو اے ای تعلقات کو مزید مضبوط بنانے پر دیا زور

نئی دہلی: ہندوستان اور متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کے درمیان تعلقات کو مزید استوار کرنے اور دیگر کئی اہم امور پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے منگل (8 اپریل) کو دبئی کے ولی عہد شیخ حمدان بن محمد ہندوستان پہنچے۔ انہوں نے آج قومی راجدھانی دہلی میں وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات بھی کی۔ مودی اس ملاقات کے بعد شیخ حمدان نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کر کے اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ شیخ حمدان نے پوسٹ میں لکھا کہ ''آج نئی دہلی میں وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کر کے مجھے کافی خوشی ہوئی۔ ہماری بات چیت نے ایک بار پھر یہ واضح کر دیا کہ یو اے ای - ہندوستان کے باہمی تعلقات اعتماد پر مبنی ہیں، تاریخ سے متاثر ہیں اور ایک مشترکہ وژن سے چلتے ہیں۔ اس کا مقصد مواقع، اختراعات اور دیرپا خوشحالی سے بھرپور مستقبل کی تعمیر کرنا ہے۔'' وزیر اعظم مودی نے بھی یو اے ای کے ولی عہد سے ملاقات کے بعد سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے پوسٹ میں لکھا کہ ''دبئی کے ولی عہد شیخ حمدان بن محمد بن راشد المکتوم سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ دبئی نے ہندوستان - یو اے ای جامع اسٹریٹجک شراکت داری کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ خصوصی دورہ ہماری گہری دوستی کی تصدیق کرتا ہے اور مستقبل میں مزید مضبوط تعاون کی راہ ہموار کرتا ہے۔'' راج ناتھ سنگھ نے اپنی میٹنگ کو نتیجہ خیز بتاتے ہوئے کہا کہ یو اے ای کے ساتھ ہندوستان کی اسٹریٹجک شراکت داری اہم ہے۔ آنے والے سالوں میں دونوں ممالک کے درمیان دفاع، اختراعات اور ٹیکنالوجی جیسے شعبوں میں تعاون میں اضافہ ہوگا۔ وزیر اعظم مودی اور راج ناتھ سنگھ کے علاوہ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے بھی شیخ حمدان سے ملاقات کی اور ہندوستان کے پہلے سرکاری دورہ پر ان کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ ''وہ ہندوستان - یو اے ای کے تعلقات کے حوالے سے مثبت خیال رکھتے ہیں۔''

## میگھالیہ کے پرنسپل سکریٹری محمد رضی کی ازبکستان میں موت،

## ہوٹل کے کمرے سے برآمد ہوئی لاش

بخارا: میگھالیہ کے پرنسپل سکریٹری سید محمد اے۔ رضی کا انتقال ہو گیا ہے۔ وہ ازبکستان کے ایک ہوٹل میں مردہ پائے گئے۔ اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ان کی موت دورۂ قلب سے ہوئی ہے۔ اس معاملے میں تفصیلی جانکاری ابھی سامنے نہیں آئی ہے۔ افسران نے منگل (8 اپریل) کے روز محمد رضی سے متعلق جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ وہ آئی آر ٹی ایس افسر کے طور پر 2021 سے میگھالیہ میں ڈیپوٹیشن پر کام کر رہے تھے۔ وہ 4 اپریل کو ذاتی سفر پر ازبکستان گئے تھے اور وہاں بخارا شہر کے ہوٹل میں رکے تھے۔ ایک سینئر افسر کا کہنا ہے کہ پیر کی صبح رضی نے فون کا جواب نہیں دیا۔ پھر بعد میں ہوٹل کے ملازمین نے ان کے کمرے کا دروازہ توڑا جہاں وہ مردہ پائے گئے۔ میگھالیہ کے وزیر اعلیٰ کانراڈ سنگما نے محمد رضی کے انتقال پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ ''حکومت کے پرنسپل سکریٹری، آئی آر ٹی ایس، سید محمد رضی کے اچانک انتقال کے بارے میں سن کر بہت تکلیف ہوئی۔'' انھوں نے بتایا کہ ان کی لاش وطن واپس لانے کے لیے سبھی رسمیں پوری کر لی گئی ہیں۔ رضی کی بیوی ازبکستان کے شہر بخارا کے لیے روانہ ہو چکی ہیں۔ محمد رضی کی تعریف کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ سنگما نے کہا کہ ''رضی کی حیرت انگیز صلاحیت اور محنت ان کے ذریعہ سنبھالے گئے ہر محکمہ میں صاف نظر آتا تھا۔ وہ ہمیشہ اپنے کام کو ذمہ داری سے کرتے تھے، جس سے آس پاس کے لوگ ترغیب حاصل کرتے تھے۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''اپنے کام سے الگ رضی ایک گرمجوشی سے بھرے اور ہنس مکھ شخص تھے۔ وہ ہر کسی سے ملتے تھے۔ انھیں ان کے ساتھیوں کے ذریعہ بہت پیار اور عزت دی جاتی تھی۔ ان کی غیر موجودگی ہم سبھی کے لیے ایک بڑا صفر ہے۔''

## گجرات ہائی کورٹ نے 100 سال قدیم

## درگاہ کو وقف کی ملکیت ماننے سے کیا انکار

راجکوٹ: وقف ترمیمی قانون پر پارلیمنٹ کے بعد اب پورے ملک میں ہنگامہ جاری ہے۔ اس درمیان گجرات ہائی کورٹ نے گجرات کی ایک 100 سال قدیم درگاہ کو وقف کی ملکیت ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ درگاہ راجکوٹ کے آنند پر اگاؤں میں نیشنل ہائیوے 27 پر موجود ہے۔ ریاستی حکومت نے ہائیوے کے ڈیولپمنٹ کے لیے اس درگاہ کو ہٹانے کا فیصلہ پہلے ہی لے رکھا ہے، اور ہائی کورٹ نے اس فیصلے کو درست ٹھہرایا ہے۔ یہ درگاہ صوفی سنت حضرت جلال شاہ پیر کی ہے۔ جب اس درگاہ کو توڑنے سے متعلق گجرات حکومت نے فیصلہ کیا، تو کٹاریا عثمان غنی حاجی بھائی ٹرسٹ نے اس حکم کو گجرات ہائی کورٹ میں عرضی داخل کر چیلنج پیش کر دیا۔ اس معاملے پر سماعت کرتے ہوئے جسٹس انیردھ پی مائی نے ریاستی حکومت کے قدم کو درست ٹھہراتے ہوئے ٹرسٹ کی عرضی کو خارج کر دیا۔ عدالت نے سماعت کے دوران کہا کہ عرضی دہندہ ٹرسٹ ایک رجسٹرڈ وقف ہے، لیکن اس کے بعد بھی وہ اس جگہ پر اپنا مالکانہ حق ثابت نہیں کر پایا ہے۔ عدالت کا کہنا ہے کہ سرکاری زمین پر بنی درگاہ کو وقف کی ملکیت تصور نہیں کیا جا سکتا۔ ہائی کورٹ نے یہ بھی کہا کہ ریاستی حکومت نے نیشنل ہائیوے ایکٹ 1956 کے تحت صحیح طریقے سے زمین حاصل کی ہے۔ اپنے فیصلے میں گجرات ہائی کورٹ نے واضح لفظوں میں کہا ہے کہ ریونیو ڈپارٹمنٹ کے ریکارڈ میں یہ زمین سرکاری بتائی گئی ہے۔ ہائیوے کے ڈیولپمنٹ کے لیے حکومت نے درگاہ کو توڑنے کا جو فیصلہ کیا ہے، وہ بالکل بھی غلط نہیں ہے۔ حکومت کا یہ فیصلہ اصول کے مطابق ہے۔

## بجٹ اجلاس کے دوران کانگریس کی قیادت والی کمیٹیوں

## نے عوامی فلاح کے لیے کئی اہم تجاویز پیش کیں: راہل

نئی دہلی: راہل گاندھی نے پیر کے روز اپنی ایکس پوسٹ کے ذریعے اطلاع دی کہ پارلیمنٹ کے بجٹ سیشن کے دوران کانگریس کی قیادت میں قائم مختلف پارلیمانی اسٹینڈنگ کمیٹیوں نے ہندوستانی عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کئی ٹھوس اور نتیجہ خیز تجاویز پیش کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن میں رہتے ہوئے بھی کانگریس ہر جمہوری ادارے کے ذریعے عوام کے حقوق کے لیے جدوجہد جاری رکھے گی۔ راہل گاندھی کے مطابق زراعت سے متعلق پارلیمانی اسٹینڈنگ کمیٹی، جس کی صدارت سابق پنجاب وزیر اعلیٰ چرنجیت سنگھ چنی کر رہے ہیں، نے کسانوں کے لیے قانونی ایم ایس پی (کم از کم امدادی قیمت) کی تجویز کو مزید وسعت دی ہے۔ اس کے علاوہ دھان کی پرالی جمع کرنے پر اضافی معاوضہ دینے اور کسانوں و ماہی گیروں کے تحفظ کے لیے کئی اہم اقدامات کی سفارش کی گئی ہے۔ اسی طرح دیہی ترقی کی پارلیمانی کمیٹی، جس کی قیادت سپتا گیری اُلاکا کر رہے ہیں، نے منریگا (مہاتما گاندھی نیشنل رورل ایمپلائمنٹ گارنٹی ایکٹ) کو مضبوط بنانے اور اس میں توسیع کی سفارش کی ہے۔ کمیٹی نے اس اسکیم میں درپیش غیر ضروری رکاوٹوں کو ختم کرنے پر بھی زور دیا ہے تاکہ دیہی علاقوں میں روزگار کی دستیابی کو بہتر بنایا جا سکے۔ راہل گاندھی نے آگے بتایا کہ تعلیم، خواتین، بچوں، نوجوانوں اور کھیلوں سے متعلق پارلیمانی کمیٹی، جس کی سربراہی دگ وجے سنگھ کر رہے ہیں، نے اساتذہ کی بھرتی میں تیزی لانے، امتحانات میں پرچے لیک ہونے کے واقعات پر قابو پانے کے لیے اصلاحات متعارف کرانے اور آنگن واڑی کارکنان کے اعزازیہ میں اضافہ و وقت پر ادائیگی کی سفارش کی ہے۔ دوسری جانب خارجہ امور کی پارلیمانی کمیٹی، جس کی قیادت ششی تھرور کر رہے ہیں، نے بیرونِ ملک کام کرنے والے ہندوستانی تارکین وطن مزدوروں کے لیے مناسب تحفظات فراہم کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ میں ان سفارشات کو کانگریس کی عوامی فلاح کے لیے مستقل وابستگی کی مثال قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اپوزیشن میں ہونے کے باوجود کانگریس تمام جمہوری اداروں کو استعمال کرتے ہوئے ملک کے عوام کی فلاح اور حقوق کی حفاظت کے لیے سرگرم رہے گی۔ راہل گاندھی کی یہ پوسٹ ایسے وقت میں آئی ہے جب ملک میں پارلیمانی انتخابات کی تیاریوں کا سلسلہ جاری ہے اور مختلف جماعتیں اپنے ایجنڈے اور کارکردگی کو عوام کے سامنے پیش کرنے میں مصروف ہیں۔

## سنبھل کی شاہی جامع مسجد کا نام تبدیل! اے ایس آئی کے ذریعہ بھیجے گئے سائن بورڈ سے ہلچل

سنبھل: اتر پردیش کے سنبھل واقع مشہور شاہی جامع مسجد ایک بار پھر سرخیوں میں ہے۔ اس مرتبہ شاہی جامع مسجد کسی بیان کی وجہ سے سرخیوں میں نہیں ہے، بلکہ نئے نام کی وجہ سے ہے۔ یہ نیا نام اے ایس آئی کی طرف سے بھیجے گئے ایک نئے سائن بورڈ میں لکھا گیا ہے، جس نے لوگوں میں ہلچل مچا دی ہے۔ سائن بورڈ میں مسجد کو اس کے مشہور نام 'شاہی جامع مسجد' کی جگہ 'جمعہ مسجد' لکھا گیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ جلد ہی یہ سائن بورڈ مسجد میں لگایا جائے گا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اے ایس آئی نے دستاویزوں کا حوالہ دیتے ہوئے مسجد کا اصل نام 'جمعہ مسجد' بتایا ہے۔ اے ایس آئی کا دعویٰ ہے کہ نیا سائن بورڈ ان کے ریکارڈ میں درج نام کے مطابق ہے۔ اس نئے نام سے ایک نیا تنازعہ شروع ہونے کا امکان ہے۔ یہ مسجد پہلے سے ہی تنازعات میں ہے، کیونکہ عدالت میں داخل ایک عرضی میں اس کے ہندو مندر ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ گزشتہ سال اس مسجد میں ہوئے سروے کے دوران بھی تشدد ہوا تھا۔

## کُنال کامرا کو بامبے ہائی کورٹ سے عبوری راحت

ممبئی: اسٹینڈ اپ کامیڈین کُنال کامرا کو بمبئی ہائی کورٹ سے بڑی راحت ملی ہے، جہاں عدالت نے ان کی گرفتاری پر 16 اپریل تک عبوری روک لگا دی ہے۔ عدالت نے حکومت سے جواب طلب کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ آئندہ سماعت تک کسی بھی تادیبی کارروائی سے باز رہے۔ کُنال کامرا نے اپنی عرضی میں ان کے خلاف درج ایف آئی آر کو منسوخ کرنے کی درخواست دی تھی۔ منگل کے روز جسٹس سارنگ کوتوال اور جسٹس ایس ایم موڈک کی بینچ نے کُنال کامرا کی درخواست پر سماعت کی۔ عدالت نے تمام سرکاری فریقین کو نوٹس جاری کرتے ہوئے کہا کہ وہ 16 اپریل تک جواب داخل کریں۔ اسی روز اگلی سماعت ہوگی۔

روزنامہ
ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
09 April. 2025

# ’تیزاب جیسی بدبو والا سیاہ پانی‘

## راجستھان کے دریائے جوجری سے 50 گاؤں خوفزدہ

انڈیا کی ریاست راجستھان کے جودھ پور اور بلوترا اضلاع کے کئی گاؤں جوجری دریا میں صنعتی فضلہ چھوڑے جانے کی وجہ سے آبی آلودگی کا سامنا کر رہے ہیں۔ ان دیہات کے لوگوں کا کہنا ہے کہ کھیت خشک ہو رہے ہیں، مویشی مر رہے ہیں اور زندگی گزارنا مشکل ہو رہا ہے۔ حکومت اور انتظامیہ کا دعویٰ ہے کہ ٹریٹمنٹ پلانٹ بنائے جا رہے ہیں اور صورتحال پر نظر رکھی جا رہی ہے۔ لیکن زمینی صورتحال اور سرکاری رپورٹس کچھ اور ہی تصویر پیش کرتی ہیں۔ بی بی سی سے بات کرتے ہوئے راجستھان کے وزرا، انتظامیہ، آلودگی کنٹرول بورڈ اور انڈسٹری ایسوسی ایشن کے عہدیداروں نے تسلیم کیا کہ صورتحال سنگین ہے۔ جوجری ایک موسمی دریا ہے جو ناگور کے پنڈالو گاؤں سے نکلتا ہے اور جودھپور سے ہو کر بلوترا میں لونی ندی سے ملتا ہے۔ اس کی لمبائی 83 کلومیٹر ہے۔ بی بی سی کی اس گراؤنڈ رپورٹ میں ہم جانیں گے کہ اس دریا کا پانی کس طرح زہریلا ہوتا جا رہا ہے، اس کے گاؤں والوں پر کیا اثرات مرتب ہو رہے ہیں اور اب تک اس مسئلے کا کوئی حل کیوں نہیں نکل سکا ہے۔

### ’ہر گاؤں میں بدبو، بیماری اور خوف ہے‘

جوجری دریا میں آنے والا یہ کیمیکل بھرا پانی جودھ پور سے بلوترا ضلع تک پچاس سے زیادہ گاؤں کے لوگوں، ان کے کھیتوں اور مویشی کو متاثر کر رہا ہے۔ جودھپور سے چالیس کلومیٹر دور میلبا، راجیشور نگر، دھاوا، ڈولی، عربا دوداوتا جیسے گاؤں کے لوگ جوجری ندی کے کالے اور بدبودار پانی سے پریشان ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ پانی کھیتوں کو بھر رہا ہے، فصلیں تباہ اور بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ تقریباً ڈیڑھ دہائی سے صنعتی فضلہ جوجری ندی میں چھوڑا جا رہا ہے۔ لیکن گذشتہ تین چار سالوں سے یہ مسئلہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ مقامی لوگوں نے قائدین اور انتظامی سطح پر بھی شکایت کی لیکن کوئی حل نہیں نکلا۔ اس کے بعد کچھ لوگوں نے سوشل میڈیا کے ذریعے اس معاملے کو اٹھانا شروع کیا جس کے بعد یہ سرخیوں میں رہا۔ جودھپور کے ایم پی اور مرکزی وزیر گجیندر سنگھ شیخاوت نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ جوجری ندی میں آنے والے آلودہ پانی سے جودھ پور اور بلوترا اضلاع کے تقریباً 16 لاکھ لوگ متاثر ہیں۔ جب بی بی سی کی ٹیم دریائے جوجری پر پہنچی تو اس سے تیزاب جیسی بدبو آ رہی تھی، پانی سیاہ تھا اور مچھروں سے بھرا ہوا تھا۔ یہی پانی میلبا گاؤں کے قریب راجیشور نگر کے سرکاری سکول کے پاس بہتا ہے۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر پونم رام پٹیل کا کہنا ہے کہ ’اس کیمیکل والے پانی سے بچوں اور ہمیں کافی پریشانی ہو رہی ہے۔ سکول میں بیٹھنا بھی مشکل ہے۔ بچے کہتے ہیں ہمیں جانے دو ہم یہاں نہیں بیٹھ سکتے۔ اس سے آس پاس کے علاقوں میں بیماریاں پھیلتی ہیں۔ وہ بیمار رہتے ہیں۔ سکول کے ایک استاد تیج سنگھ کہتے ہیں ’جیسے جیسے پانی کا مسئلہ بڑھا ہے، اس سے سکول کا داخلہ بھی متاثر ہوا ہے۔ پہلے یہاں پچاس کے قریب بچے تھے اور اب صرف 21 بچے ہیں۔ ڈھاوا گاؤں کے شراون پٹیل کہتے ہیں ’یہاں کی بدبو کی وجہ سے بچے کھانستے اور بیمار رہتے ہیں۔ گاؤں رات کو گیس چیمبر بن جاتے ہیں۔

### گھروں میں دراڑیں، لوگ خوفزدہ

ڈرون سے لی گئی تصاویر میں صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دیہات کی گلیوں اور کھیتوں میں کالے پانی کی نہریں بہہ رہی ہیں۔ جن گھروں کے قریب یہ پانی بہتا ہے وہاں کی دیواروں اور فرشوں میں دراڑیں پڑ گئی ہیں۔ بلوترا ضلع کے گاؤں ڈولی کی ارمیلا کہتی ہیں ’پانی کا ایسا مسئلہ ہے کہ ہمارا گھر گر رہا ہے۔ مچھر اتنے ہیں کہ سونا بھی مشکل ہو جاتا ہے، بدبو سے میرے سر میں درد رہتا ہے۔‘ گاؤں کے 75 سالہ مان سنگھ کہتے ہیں ’انتخابات میں، لیڈروں نے ووٹ حاصل کرنے کے لیے دعوے کیے کہ وہ اس پانی کی سپلائی بند کر دیں گے، لیکن جیتنے کے بعد، وہ کہتے ہیں ’کیا میں یہ پانی اپنی جیب میں رکھوں؟ اب اگر لیڈر خود ایسی باتیں کر رہے ہیں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

### کاشتکاری تباہ، درخت سوکھ گئے، کسان پریشان

کیمیکل سے بھرے پانی کی وجہ سے روہیدا اور کھجڑی جیسے سینکڑوں درخت سوکھ چکے ہیں۔ کھیتوں پر سفید تہہ بن گئی ہے اور زمین بنجر ہوتی جا رہی ہے۔ ریاستی حکومت میں ایک وزیر جوگا رام پٹیل کہتے ہیں ’میں اس جگہ کا رہنے والا ہوں۔ کھیتوں میں پانی بھرا ہوا ہے، جو کہ نقصان دہ ہے۔ ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ پانی کھیتوں میں داخل نہ ہو۔ جئے نارائن ویاس یونیورسٹی، جودھ پور میں سائنس فیکلٹی کی ڈین پروفیسر ڈاکٹر سنگیتا تحقیق کی بنیاد پر کہتی ہیں ’اس پانی کی وجہ سے اردگرد کے کھیتوں کی ذرخیزی میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ فصلوں میں کیمیکل کی زیادتی پائی جا رہی ہے، جو کہ انسانوں کے لیے انتہائی خطرناک ہے۔ بلوترا کے گاؤں عربا دوداوتا میں کالا کیمیکل پانی بہہ رہا ہے۔ باقی علاقوں میں کسان کسی نہ کسی طرح کھیتی باڑی کر رہے ہیں۔ بھورا رام جن کی عمر ساٹھ سال کے لگ بھگ ہے، کہتے ہیں ’گندم کی فصل کی لمبائی بھی کافی کم ہو گئی ہے۔ فصل نظر آ رہی ہے، لیکن اس میں گندم کے دانے نہیں ہیں۔ ہم کھیتی باڑی کر رہے ہیں۔ لیکن اس پانی نے سب کچھ برباد کر دیا ہے۔ ہماری دن رات کی محنت رائیگاں گئی۔ علاقے میں تقریباً دس ہزار روہیدا کے درخت سوکھ چکے ہیں۔۔۔ یہ زمین اب زرخیز نہیں رہی۔ پروفیسر ڈاکٹر سنگیتا ایک مثال دیتے ہوئے کہتی ہیں ’اس کیمیکل کا پانی جس جگہ بہہ رہا تھا وہاں سے بہار کے پیاز کا نمونہ لیا گیا، جب اسے مائیکروویو میں خشک کیا گیا تو پورا گھر ایسی بدبو سے بھر گیا کہ ناقابل برداشت ہو گیا۔ ان میں کیمیکلز کی زیادہ مقدار کی وجہ سے لوگوں اور مویشیوں کی صحت متاثر ہو رہی ہے۔

### زہریلا پانی گھروں کو ویران کر رہا ہے

عربا دوداوتا گاؤں کے کئی خاندان اپنے گھر چھوڑ چکے ہیں۔ کچھ دوسرے لوگوں نے بھی ہجرت کا فیصلہ کیا ہے۔ شاہراہ سے متّصل اس گاؤں میں پانی میں گھرا ایک گھر نظر آیا، جس میں رہنے والا خاندان حال ہی میں گاؤں چھوڑ کر گیا تھا۔ ہمیں یہ گھر دکھاتے ہوئے گاؤں کے مول سنگھ کہتے ہیں ’لوگ نقل مکانی کر رہے ہیں۔ اس پانی کی وجہ سے لوگ اپنے گھر چھوڑنے پر مجبور ہیں۔ تقریباً سات گھر خالی پڑے ہیں، پانی لوگوں کے گھروں میں بھی داخل ہو گیا ہے۔ انتظامیہ کو میمورنڈم دینے اور احتجاج کرنے کے بعد بھی کوئی شنوائی نہیں ہوئی جس کی وجہ سے لوگ اپنے ہی گھروں سے نکل گئے۔

### یہ زہریلا پانی کہاں سے آ رہا ہے؟

مقامی لوگوں کا ماننا ہے کہ جودھ پور کی فیکٹریوں اور گٹروں کا غیر ٹریٹمنٹ شدہ پانی جوجری ندی میں بہہ رہا ہے۔ صنعتی مرکز کے طور پر تیار کیے گئے جودھ پور میں ہزاروں یونٹس کا فضلہ دور دراز کے دیہاتوں تک پہنچ رہا ہے۔ جودھپور انڈسٹریز ایسوسی ایشن کے صدر انوراگ لوہیا کا کہنا ہے کہ ’اب مزید مسائل پیدا ہو رہے ہیں کیونکہ جودھ پور کے انڈسٹریل واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کی صلاحیت کم ہے۔ ہم نے حکومت سے بھی اس کی صلاحیت بڑھانے کے لیے کہا ہے۔ جودھپور کو فی الحال ایم ایل ڈی 200 صلاحیت کے پلانٹ کی ضرورت ہے۔ آنے والے وقت میں یہ صلاحیت مزید بڑھے گی۔‘ ’پرانے سی ای ٹی پی پلانٹ میں لگائے گئے پائپ بھی چھوٹے ہیں، اس لیے کچرے کی وجہ سے پائپ بلاک ہو جاتے ہیں۔ کچھ کمپنیاں مقررہ حد سے زیادہ پانی چھوڑ رہی ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہ مسئلہ پیدا ہو رہا ہے۔‘ سی ای ٹی پی کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر جسراج بوتھرا کہتے ہیں، ’ہم انڈسٹریل واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ جس میں 306 صنعتیں ہیں، کو ایک ٹرسٹ کے ذریعے چلاتے ہیں۔‘ ’ریکو انڈسٹریل ایریا میں تقریباً دو ہزار کارخانے ہیں۔ ہسپتال کا پانی بھی ریکو ڈرین کے ذریعے دریائے جوجری میں جاتا ہے۔ جودھپور کے کلکٹر گورو اگروال کا کہنا ہے کہ ’جوجری ندی کی آلودگی ایک بہت سنگین مسئلہ ہے۔ ہم نے اس کا معائنہ بھی کرایا ہے، ہم نے مختلف جگہوں سے نمونے بھی لیے ہیں۔ یہ صاف نظر آ رہا ہے کہ جوجری ندی میں بہت زیادہ آلودہ پانی جا رہا ہے۔‘ جوجری ندی میں دو قسم کا گندا پانی بہہ رہا ہے: ان ٹریٹڈ صنعتی پانی اور گٹر کا پانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سنگیتا کہتی ہیں، ’تحقیق کے دوران پتہ چلا کہ کپڑے کی صنعتوں میں کئی قسم کے رنگ پائے گئے۔۔۔ تانبا، سٹیل کی صنعتوں سے کرومیم۔۔۔ بیٹریوں سے کیڈمیم۔۔۔ ان کی مقدار مقررہ حد سے کہیں زیادہ پائی گئی۔‘ ’فیکٹریوں سے غیر قانونی طور پر بھاری مقدار میں کیمیکل چھوڑے جا رہے ہیں۔‘ آلودگی کنٹرول بورڈ جودھپور کی علاقائی افسر کامنی سونا گرا کا کہنا ہے کہ ’دو ماہ قبل لیے گئے نمونے کی رپورٹ میں کیڈمیم اور کرومیم بہت زیادہ مقدار میں پائے گئے، جو کہ بہت نقصان دہ ہیں۔ ہم نے رپورٹ جے پور کو بھیج دی ہے۔‘ وہ کہتی ہیں کہ ’حال ہی میں لیے گئے نمونوں کے نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے کے مقابلے میں کچھ بہتری آئی ہے۔ لیکن، یہ اب بھی طے شدہ معیارات سے زیادہ ہے۔‘

### دعوے اور زمینی حقائق

جودھ پور اور بلوترا کے دیہاتوں میں جوجری ندی کے ذریعے پھیلنے والے اس کیمیکل سے بھرے پانی کا مسئلہ اسمبلی سے لے کر این جی ٹی اور سپریم کورٹ تک پہنچ گیا ہے۔ حکومت، انتظامیہ اور آلودگی پر قابو پانے کے محکمے کی جانب سے کارروائی اور حل کے دعوے ضرور کیے جا رہے ہیں، لیکن دیہاتوں تک حل ابھی تک نہیں پہنچا۔ راجستھان حکومت میں پارلیمانی امور، قانون اور انصاف کے وزیر جوگا رام پٹیل نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے کہا ’ہم پانی کو ٹریٹ کرنے کے بعد چھوڑنے کی کوشش کر رہے ہیں، صنعتیں پانی چھوڑ رہی ہیں، میں نے انتظامیہ کے ساتھ موقع پر جا کر معائنہ کیا ہے۔ ہم نے بجٹ میں 176 کروڑ روپے کا اعلان کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ’مستقبل قریب میں بغیر ٹریٹ شدہ پانی کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کلکٹر گورو اگروال کہتے ہیں ’یہ معاملہ این جی ٹی کے اندر بھی چل رہا تھا۔ این جی ٹی کے حکم پر ریاستی سطح کی ایک کمیٹی بنائی گئی تھی جس میں ضلع کلکٹر کی صدارت میں ایک ضلعی کمیٹی بنائی گئی تھی۔ ہم نے جوجری ندی کے تمام چینلز پر مختلف مقامات کا دورہ کیا اور ہم نے ایک رپورٹ تیار کر کے بھیج دی ہے۔ جب بی بی سی نے پوچھا کہ دیہاتیوں کا مسئلہ کب حل ہوگا تو کلکٹر نے کہا کہ ’سنی، اچیاڈا، سلاواس میں سیوریج کے پانی کو دریا کو آلودہ کرنے سے روکنے کے لیے ٹریٹمنٹ پلانٹس بنائے جا رہے ہیں، پلانٹ بجٹ کے اعلان کے بعد بنائے جا رہے ہیں، یہ اعلان دریائے جوجری میں آلودگی کو روکنے کے لیے کیا گیا ہے۔ محکمہ انسدادِ آلودگی کی علاقائی افسر کامنی سونا گرا 24 گھنٹے نگرانی کا دعویٰ کرتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں ’نگرانی کرنے والی ٹیم کنٹرول کے لیے سرگرم ہے۔ وہ جرمانے عائد کرتی ہے اور فیکٹریوں کو نوٹس جاری کرتی ہے، اور انھیں بند کرنے کے احکامات بھی دیتی ہے۔ اس ماہ کے نمونوں کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ پانی میں کیمیکل مقررہ حد سے زیادہ ہیں۔ سٹیل کے نمونوں کے نتائج میں کیڈمیم کی موجودگی بھی ظاہر ہوئی ہے جو کہ انتہائی زہریلا ہے۔ ہم نے رپورٹ جے پور کو بھیج دی ہے اور جے پور نے سی ای ٹی پی (ٹریٹمنٹ پلانٹ) کو احکامات جاری کر دیے ہیں۔ جودھپور انڈسٹریز ایسوسی ایشن کے صدر انوراگ لوہیا کا کہنا ہے کہ ’ریاستی حکومت نے حال ہی میں سی ای ٹی پی پلانٹ کی صلاحیت بڑھانے کے لیے سو کروڑ سے زیادہ کی رقم دی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ سی ای ٹی پی پلانٹ کے بعد جلد ہی ہمیں اس پریشانی سے نجات مل جائے گی۔ سی ای ٹی پی کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر جسراج بوتھرا کا کہنا ہے کہ ’ہمیں حکومت سے 23 کروڑ روپے ملے ہیں، جس سے ہم پائپ لائن کو تبدیل کروا رہے ہیں جو مختصر ہو گئی ہے، اس کے بعد ہماری صنعتوں سے جو بھی تھوڑا سا پانی جا تا تھا، وہ باہر نہیں جائے گا۔ وہ مزید کہتے ہیں ’ہمیں حکومت سے 25 بیگھہ زمین ملی ہے، اس میں بڑی صلاحیت کا پلانٹ لگا کر ہی مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ اس کے لیے ہمیں حکومتی گرانٹ کی ضرورت ہوگی۔ اس معاملے میں جودھ پور ہائی کورٹ کے وکیل اور عربا دوداوتا گاؤں کے رہنے والے پورن سنگھ راجپوروہت کہتے ہیں، ’ہم نے 2010 میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی تھی۔ اس کے بعد یہ معاملہ 2015 میں این جی ٹی کے پاس گیا تھا۔‘ ’سال 2022 میں، این جی ٹی نے ریٹائرڈ جسٹس پرکاش تاتیا کی قیادت میں ایک کمیٹی بنائی، کمیٹی کی رپورٹ کو چھ ماہ کے اندر لاگو کرنے کا حکم دیا۔ مقامی حکام کو بھی جرمانہ کیا گیا۔‘ وہ کہتے ہیں، ’ادارے سپریم کورٹ گئے، جہاں ان کا کیس خارج کر دیا گیا اور پھر وہ این جی ٹی کے پاس گئے جہاں نظر ثانی کی درخواست بھی خارج کر دی گئی۔‘ ایڈوکیٹ راجپوروہت کا بھی ماننا ہے کہ صنعتوں کا یہ کیمیکل سے بھرا پانی گاؤں والوں کے لیے کالے پانی کی سزا کے برابر ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ’اگر اس مسئلے کو جلد حل نہ کیا گیا تو یہ پورا علاقہ ویران ہو جائے گا۔‘

(بی بی سی اُردو)

# پے در پے نقصانات سے لڑکھڑاتی حزب اللہ کیا اپنی بقا کی جنگ میں کامیاب ہو پائے گی

## ’یہ زخم خدا کی طرف سے تمغہ ہیں‘

### ہو گو بچیگا

یہ گذشتہ سال 17 ستمبر کی بات ہے جب لبنان کے ایک ہسپتال میں اپنی شفٹ کا آغاز کرنے والے پیرامیڈک سٹاف (نرس) آدم کو دن میں تقریباً ساڑھے تین بجے اپنے پاس موجود ایک پیجر پر پیغام موصول ہوا۔ اُس روز اپنی شفٹ کا آغاز کرنے سے قبل انھیں یہ پیجر دیا گیا تھا۔ اِس طرح کے سینکڑوں پیجر حزب اللہ نامی شیعہ مسلم گروپ نے لبنان میں موجود اپنے ہزاروں ارکان میں تقسیم کیے تھے اور ان کا مقصد ساتھیوں کو کسی بھی ہنگامی صورتحال یا ایمرجنسی سے بروقت مطلع رکھنا تھا۔ آدم (جو اپنی حفاظت کے پیشِ نظر اپنا اصل نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے) بتاتے ہیں کہ ’میرے پاس موجود پیجر سے نان سٹاپ (مسلسل) بیپ کی آواز آنا شروع ہو گئی جبکہ اس کی سکرین پر ’الرٹ‘ لکھا ہوا نظر آ رہا تھا۔‘ آدم کے مطابق ایسا لگ رہا تھا کہ یہ پیغام حزب اللہ کی قیادت کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ مگر اس ’الرٹ‘ میں موجود اصل پیغام پڑھنے کے لیے انھیں بیک وقت اپنے دونوں ہاتھوں سے پیجر پر موجود دو بٹن دبانے تھے۔ آدم نے متعدد مرتبہ ایسا کیا اور دونوں بٹن دبائے مگر سکرین پر پیغام ظاہر نہیں ہو رہا تھا جبکہ پیجر سے ’بیپ‘ کی آواز لگاتار آ رہی تھی۔ وہ بتاتے ہیں کہ ’پھر اچانک جب میں اپنی میز پر بیٹھا تو یہ پیجر پھٹ گیا۔‘ اپنے فون پر آدم نے مجھے اُس کمرے کی ویڈیو دکھائی جہاں وہ اس وقت موجود تھے جب پیجر پھٹا۔ یہ ویڈیو ان کے ساتھی نے اس واقعے کے کچھ دیر بعد بنائی تھی۔ اس کمرے کے فرش پر خون کی ایک لکیر نظر آ رہی تھی۔ آدم بتاتے ہیں کہ دھماکے کے فوراً بعد انھوں نے رینگ کر اُس کمرے سے نکلنے کی کوشش کی جس کا دروازہ انھیں نے کچھ ہی دیر قبل کپڑے بدلنے اور پیغام پڑھنے کی غرض سے بند کر دیا تھا۔ لکڑی کی میز پر پڑے پیجر کے پھٹنے کے نتیجے میں میز میں سوراخ ہو گیا تھا۔ ’پھر میں نے زمین پر پڑی ایک خاکی رنگ کی کوئی چیز دیکھی۔ وہ میری انگلی تھی۔‘ حزب اللہ ایک طاقتور مسلح گروہ ہے جس کو برطانیہ اور امریکہ سمیت بہت سے دیگر ممالک نے دہشت گرد تنظیم قرار دیتے ہوئے اس پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔ لیکن لبنان میں یہ ایک اہم اور متحرک سیاسی گروہ بھی ہے جس کی نا صرف معاشرے بلکہ لبنان کی پارلیمان میں بھی نمائندگی موجود ہے۔ لبنان میں حزب اللہ کا رُکن ہونے کا ہرگز مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ جنگجو ہیں۔ حقیقت میں حزب اللہ سے منسلک بہت سے اراکین جنگجو نہیں ہیں۔ آدم کے مطابق وہ بھی اگرچہ اس تنظیم کے فلاحی کاموں سے منسلک ہیں مگر وہ جنگجو نہیں ہیں۔ لبنان میں شہری حزب اللہ کی جانب سے چلائے جانے والے بڑے اداروں میں کام کر سکتے ہیں جن میں ہسپتال اور ہنگامی خدمات کے شعبے شامل ہیں۔ حزب اللہ نے اپنے ارکان کو سمارٹ فونز کے بجائے جدید ٹیکنالوجی سے دور پیجرز فراہم کرنے کا فیصلہ اس لیے کیا تھا کیونکہ انھیں خدشہ تھا کہ اس کا سب سے بڑا دشمن یعنی اسرائیل حزب اللہ کے بارے میں حساس معلومات اکٹھی نہ کر سکے۔ تاہم بعدازاں یہ معلوم ہوا کہ حزب اللہ نے جو پیجر اپنے اراکین میں تقسیم کیے تھے وہ درحقیقت برسوں پر محیط ایک خفیہ اسرائیلی منصوبے کا ہی حصہ تھا۔ ان پیجرز کے اندر دھماکہ خیز موجود چھپایا گیا تھا، جسے مناسب وقت آنے پر پھاڑا جا سکتا تھا اور 17 ستمبر 2024 کو لبنان بھر میں ایسا ہی ہوا تھا۔ اس پیجر حملے میں 38 سالہ آدم نے اپنے ہاتھ کا ایک انگوٹھا اور بائیں ہاتھ کی دو انگلیاں اور بچ جانے والی انگلیوں کا کچھ حصہ کھو دیا تھا۔ اُن کی دائیں آنکھ بھی ضائع ہوئی تھی جبکہ بائیں آنکھ کی بینائی بھی جزوی طور پر متاثر ہوئی ہے۔ انھوں نے مجھے اپنی وہ تصویر بھی بھیجی جس میں وہ ہسپتال کے بستر پر موجود ہیں اور زیر علاج ہیں۔ یہ تصویر اس حملے کے ایک گھنٹے بعد بنائی گئی تھی۔ اس تصویر میں ان کا چہرہ مکمل طور پر جھلسا ہوا اور خون آلود نظر آتا ہے۔ اس حملے اور اس کے نتیجے میں ہونے والے بڑے نقصان کے باوجود آدم آج بھی حزب اللہ سے منسلک ہیں۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ جب انھوں نے حزب اللہ سے وابستگی کے باعث خود کو اس حالت میں دیکھا تو انھیں کیسا لگا؟ اس پر انھوں نے جواب دیا کہ ’بہت اچھا۔‘ انھوں نے مزید کہا کہ ’ہم سمجھتے ہیں کہ یہ زخم خدا کی طرف سے ایک قسم کا تمغہ ہیں۔ ایک نیک مقصد کے لیے لڑنے کا انعام۔‘ لیکن لبنان پر اسرائیلی حملوں اور پیجر حملوں کے بعد آج حزب اللہ اتنا طاقتور گروہ نہیں رہا جتنا وہ ماضی میں تھا۔ آج حزب اللہ کو سنگین چیلنجز کا سامنا ہے۔ لبنان میں حزب اللہ کو اپنے ہی چند حامیوں کی طرف سے اس تنقید کا سامنا ہے کہ وہ اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں تباہ ہونے والی عمارتوں اور گھروں کی تعمیر نو کے لیے درکار فنڈز فراہم نہیں کر سکا ہے جبکہ ملک میں آنے والی نئی حکومت نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ حزب اللہ کو غیر مسلح کرے گی۔ لبنان کے ہمسایہ ملک شام میں بشار الاسد کی حکومت کی خاتمے کے بعد سے اُس راستے میں خلل پڑا ہے جس کو استعمال کرنے والے ایران اِس گروہ کو ہتھیار اور رقم کی سپلائی کرتا تھا۔ میں نے جنوبی لبنان میں ایسی آبادیوں کا دورہ کیا ہے جو اسرائیل کے حملوں کے نتیجے میں تباہ ہو گئی ہیں، اور یہاں معلوم ہوا کہ اس تباہی کے باوجود مقامی افراد کی غیر مشروط حمایت آج بھی حزب اللہ کو حاصل ہے۔ لیکن دوسری جانب کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اسرائیل کے ساتھ جنگ میں الجھنے کو حزب اللہ کی غلطی قرار دیتے ہیں اور یہاں تک کہ وہ حزب اللہ کے بطور ایک فوجی قوت مستقبل کے حوالے سے سوال کرتے ہیں۔ حزب اللہ سنہ 1980 کی دہائی میں لبنان کی خانہ جنگی کے دوران لبنان کے کچھ حصوں پر اسرائیل کے قبضے کے جواب میں بنائی گئی تھی۔ آج بھی اس تنظیم کا سب سے بڑا مقصد اور منشور اسرائیل کی تباہی ہے۔ حزب اللہ کی اسرائیل سے آخری جنگ سنہ 2006 میں ہوئی تھی، جس کے بعد برسوں نسبتاً سکون رہا تھا۔ سات اکتوبر 2023 کو حماس کے اسرائیل پر حملے کے بعد مشرق وسطیٰ میں تشدد پھر سے بھڑک اٹھا ہے۔ حماس کے اسرائیل کے حملے کے نتیجے میں تقریباً 200,1 افراد ہلاک ہوئے تھے جبکہ 250 سے زیادہ یرغمال بنائے گئے تھے۔ جس کے بعد شروع ہونے والی اسرائیلی بمباری اور کارروائیوں کے نتیجے میں غزہ کی وزارت صحت کے مطابق اب تک 50 ہزار سے زیادہ فلسطینی ہلاک ہو چکے ہیں جن میں کثیر تعداد بچوں اور عورتوں کی بھی ہے۔ جب اسرائیل نے غزہ پر بمباری کرنا شروع کی تو حزب اللہ نے یہ کہتے ہوئے شمالی اسرائیل پر راکٹ داغنا شروع کر دیے کہ وہ فلسطینیوں کی حمایت کرتے ہیں اور راکٹ داغنے کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک اسرائیل غزہ پر بمباری نہیں روکتا۔ اسرائیل نے جواباً جنوبی لبنان پر فضائی حملوں کا آغاز کیا اور اس کے نتیجے میں سرحد کے دونوں جانب دسیوں ہزار افراد نقل مکانی پر مجبور ہوئے ہیں۔ حزب اللہ پر ہوئے پیجر حملے اس جنگ میں ایک اہم موڑ تھے۔ حزب اللہ کے اراکین کے پاس موجود یہ آلات یعنی پیجر اُس وقت پھٹ گئے جب لوگ اپنے روزمرہ کے کام کاج میں مصروف تھے، بازاروں میں خریداری کر رہے تھے یا گھروں میں موجود تھے۔ ان پیجر حملوں میں دو بچوں سمیت ایک درجن کے قریب لوگ مارے گئے تھے جبکہ ہزاروں زخمی ہوئے جن میں سے بیشتر افراد معذور ہو گئے۔ اس حملے نے لبنان میں غصے کو جنم دیا۔ اور پیجر پھٹنے کے ایک ہی روز بعد حزب اللہ کے زیر استعمال واکی ٹاکی بھی اچانک پھٹنا شروع ہو گئے۔ میں پیجرز کے حملے میں ہلاک ہونے والے چند افراد کے جنازے میں موجود تھا جب وہاں ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ حزب اللہ کے مایوس ارکان نے ہم سب سے اپنے اپنے کیمرے اور فون بند کرنے کو کہا کیونکہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ اور کیا چیز دھماکے سے پھٹ سکتی ہے۔ پیجر اور واکی ٹاکی حملوں کے چند روز بعد اسرائیل نے لبنان پر لگاتار بمباری کا آغاز کیا جبکہ جنوبی لبنان پر زمینی حملہ کیا گیا۔ ان اسرائیلی حملوں میں لبنان بھر میں تقریباً چار ہزار افراد ہلاک جبکہ 18 ہزار زخمی ہوئے۔ حزب اللہ کے لیے یہ تنازع تباہ کُن ثابت ہوا۔ گروپ کے سرکردہ رہنماؤں کو قتل کر دیا گیا، اس کے بہت سے جنگجو مارے گئے اور اس کے ہتھیاروں کا بڑا حصہ تباہ ہو گیا۔ مرنے والوں میں حسن نصر اللہ بھی شامل تھے جو 30 سال سے زائد عرصے سے حزب اللہ کے سربراہ تھے۔ حسن نصر اللہ کو دحیہ نامی علاقے میں ایک رہائشی عمارت کے نیچے موجود حزب اللہ کے ایک خفیہ ہیڈ کوارٹر پر کیے گئے ایک بڑے فضائی حملے میں نشانہ بنایا گیا تھا۔ نومبر 2024 کے آخر میں پے در پے نقصانات اٹھانے کے بعد حزب اللہ نے جنگ بندی پر اتفاق کر لیا جو بنیادی طور پر ہتھیار ڈالنے جیسا طرز عمل تھا۔ جنوبی لبنان دراصل لبنان میں بسنے والی شیعہ مسلم کمیونٹی کا مرکز ہے۔ جنوبی لبنان کو حزب اللہ کا گڑھ سمجھا جاتا ہے اور یہ لبنان کا وہ حصہ ہے جہاں اس گروپ کی روایتی طور پر نمایاں موجودگی رہی ہے۔ میں نے سرحدی قصبے ’کفرکلا‘ کا سفر کیا جس کی جنگ سے پہلے کی آبادی 15 ہزار تھی اور جب اسرائیل نے لبنان پر حملہ کیا تو سب سے پہلے اسی سرحدی قصبے کو نشانہ بنایا تھا۔ اسرائیل نے لبنان کے خلاف زمینی کارروائی کا آغاز کرتے ہوئے دعویٰ کیا تھا کہ وہ ایسا اس لیے کر رہے ہیں تاکہ اسرائیل کے شمال سے حزب اللہ کے حملوں کے نتیجے میں دربدر ہونے والی اپنی آبادی کو واپس وہاں آباد کر سکیں۔ ’کفرکلا‘ نامی لبنان کے سرحدی قصبے میں اب کچھ بھی نہیں بچا، یہاں موجود تمام عمارتیں اور گھر ملبے کا ڈھیر ہیں۔ جبکہ کنکریٹ اور دھات کے ملبے پر حزب اللہ کے پیلے جھنڈے بنے ہوئے ہیں۔ یہاں میری ملاقات 37 سالہ لبنانی خاتون عالیہ سے ہوئی۔

وہ اس قصبے کی رہائشی تھیں۔ امن بحال ہونے کے بعد اب وہ اپنے شوہر اور تین بیٹیوں کے ہمراہ یہاں واپس آئی ہیں۔ ان کی بیٹیوں کی عمریں دس، چودہ اور اٹھارہ برس ہیں۔ ان کی سب سے چھوٹی بیٹی نے ایک بیج پہن رکھا ہے جس پر حسن نصر اللہ کی مسکراتی ہوئے تصویر کندہ ہے۔ عالیہ نے مجھے بتایا کہ ’میں صرف یہ جانتی ہوں کہ یہ میرا گھر تھا۔ کیونکہ یہاں اس پودے، گلاب اور اس درخت کی باقیات ہیں۔‘ انھوں نے مکانوں کے ملبے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ ان پودوں کی مدد سے ہی اب اپنے گھر کی شناخت کر پاتی ہیں۔ انھوں نے ملبے کی طرف ہی اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ’یہاں صوفہ تھا۔ وہاں پردے تھے۔ اور وہ بیڈ روم تھا۔۔۔‘ ورلڈ بینک کے مطابق اسرائیلی حملوں کے بعد لبنان بھر کی تعمیر نو اور بحالی سے متعلق اخراجات کا تخمینہ 11 ارب ڈالر لگایا گیا ہے۔ دوسری جانب حزب اللہ کے فوری چیلنجز میں سے ایک جنگ سے متاثرہ لوگوں کی مالی مدد کرنا ہے، یہ مالی مدد اس لیے کرنا بھی ضروری ہے تاکہ ان افراد کی حمایت اپنے ساتھ رکھی جا سکے۔ جن لوگوں نے اسرائیلی حملوں کے نتیجے میں اپنے گھر کھوئے ہیں اُن کو حزب اللہ کی جانب سے ایک سال کے کرائے کی مد میں 12 ہزار ڈالر دیے گئے ہیں۔ تاہم حزب اللہ نے اب تک تباہ شدہ مکانوں کو دوبارہ تعمیر کرنے یا مکمل طور پر تباہ شدہ کاروباروں کے لیے معاوضہ دینے کا فی الحال کوئی اعلان نہیں کیا ہے۔ اور اس صورتحال میں حزب اللہ کے لیے موجود محدود حمایت اب عدم اطمینان کی کیفیت کو ہوا دے رہی ہے۔ عالیہ کے مطابق اُن کی ملکیتی دکان میں تقریباً 20 ہزار ڈالرز کا سٹاک موجود تھا۔ عالیہ کو فکر لاحق ہے کہ شاید اب حزب اللہ سمیت کوئی بھی اُن کے اُس نقصان کو پورا نہیں کرے گا۔ ایران، حزب اللہ کا بڑا حمایتی ہے جو اس گروہ کو فنڈز، ہتھیار اور تربیت فراہم کرتا ہے۔ دوسری جانب لبنان کے بین الاقوامی اتحادی ممالک ہیں جن کا کہنا ہے کہ جب تک لبنان کی حکومت حزب اللہ کو غیر مسلح نہیں کرتی تب تک وہ لبنان کی تعمیر نو میں کوئی مدد نہیں کریں گے۔ حزب اللہ کے عسکری طور پر کمزور ہونے کے بعد، اس کے ناقدین اسے غیر مسلح کرنے کے ایک منفرد موقع کے طور پر بھی دیکھتے ہیں۔ عالیہ نے مجھ سے کہا کہ ’ہمیں ایسی کوئی امداد نہیں چاہیے جو ہمارے ہتھیاروں سے متعلق شرائط کے تحت ملے۔ ہم انھیں اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ وہ محض ہمارے گھر دوبارہ تعمیر کرنے کے لیے ہم سے ہماری عزت اور ہمارے ہتھیار چھین لیں۔ یہ گھر ہم خود دوبارہ تعمیر کر لیں گے۔‘ یہ باعث تعجب نہیں کہ حزب اللہ کے حامی بدستور ڈٹے ہوئے ہیں۔ بہت سے لبنانی شہریوں کے لیے حزب اللہ اُن کی زندگی کا ایک ایسا بنیادی حصہ ہے جو اُن کی شناخت میں ضروری ہے۔ لیکن اب حزب اللہ کی طاقت اس کی بنیاد سے باہر دیکھی اور محسوس کی گئی ہے۔ جنگ سے پہلے اس کا عسکری ونگ لبنان کی قومی فوج سے زیادہ مضبوط سمجھا جاتا تھا۔ جبکہ پارلیمان میں حزب اللہ کی موجودگی کا مطلب یہ ہے کہ اس گروہ کی رضامندی کے بغیر عملی طور پر لبنان کی حکومت کے لیے کوئی بڑا فیصلہ ممکن نہیں ہے۔ لبنان کے ٹوٹ پھوٹ کے شکار سیاسی نظام کی وجہ سے اس گروپ کو حکومت میں نمائندگی حاصل ہے۔ مختصر یہ کہ حزب اللہ لبنان کی ریاست کو مفلوج کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور ماضی میں کئی بار ایسا کر چکا ہے۔ لیکن اس جاری جنگ نے حزب اللہ کی لبنان میں پوزیشن کو متاثر بھی کیا ہے۔ جنوری 2025 میں لبنانی پارلیمنٹ نے دو سال کے تعطل کے بعد ملک کے سابق آرمی چیف جوزف عون کو ملک کا نیا صدر مقرر کیا ہے۔ صدر کے انتخاب میں دو سال کے تعطل کا الزام ناقدین نے حزب اللہ پر لگایا تھا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ماضی میں جب بھی صدر کے انتخاب کے حوالے سے ووٹنگ ہونے لگتی تو حزب اللہ سے منسلک ممبران پارلیمنٹ اور اس کے دیگر اتحادی ایوان سے واک آؤٹ کر جاتے تھے۔ لیکن جنگ سے شدید متاثر ہونے والی حزب اللہ نے شاید اب یہ محسوس کر لیا تھا کہ وہ صدر کے انتخاب کے اس عمل کو مزید نہیں روک سکتی۔ مگر دوسری جانب لبنان کی حکومت کے لیے صدر کا تقرر اس لیے بھی ضروری تھا کیونکہ اس سے بین الاقوامی حمایت حاصل ہو سکتی ہے۔ اپنی افتتاحی تقریر میں نو منتخب صدر عون نے لبنانی فوج کو ملک میں ہتھیاروں کا حامل واحد ادارہ بنانے کا وعدہ کیا، یعنی ہتھیار صرف فوج کے پاس ہوں گے کسی گروہ کے پاس نہیں۔ انھوں نے اپنی تقریر میں حزب اللہ کا تذکرہ نہیں کیا اور سب نے نو منتخب صدر کی جانب سے ایک پیغام کے طور پر لیا۔ بالآخر شاید حزب اللہ کا مستقبل ایران کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ ایران کو لبنان میں مضبوط حیثیت میں موجود حزب اللہ کی ضرورت اس لیے بھی ہے تاکہ وہ ایران کی جوہری تنصیبات کے خلاف اسرائیل کے ممکنہ حملے کو روک سکے۔ مگر اب وقتی طور حزب اللہ کے کمزور ہونے کے باعث ایسا ہونا ممکن نہیں رہا ہے۔ خطے میں ایران کے حمایت یافتہ دیگر گروہ، جسے وہ مزاحمت کا محور کہتے ہیں، بھی نمایاں طور پر کمزور ہو چکے ہیں، جن میں غزہ میں حماس اور یمن میں حوثی جنگجو شامل ہیں۔ شام میں اسد حکومت کے زوال نے لبنان اور حزب اللہ تک ایران کی زمینی راہداری میں خلل ڈالا ہے۔ اگر ایران حزب اللہ کو دوبارہ مسلح کرنے کا فیصلہ بھی کرتا ہے تو یہ آسان نہیں ہوگا۔ حسن نصر اللہ کی جگہ اُن کے نائب نعیم قاسم نے کمان سنبھالی ہے۔ نعیم قاسم کو حسن نصر اللہ کی طرح کی کرشماتی یا بااثر شخصیت نہیں سمجھا جاتا۔ جبکہ حزب اللہ میں وقتاً فوقتاً اندرونی اختلافات کی افواہیں بھی سامنے آتی رہتی ہیں۔ جنوبی لبنان میں میری ملاقات ایک تاجر سے ہوئی جو اپنا اصل نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے۔ اگرچہ ان کے دفتر کی دیوار پر حزب اللہ کے رہنماؤں کی تصاویر آویزاں تھیں لیکن وہ گروپ پر تنقید کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا کہ ’بہت بڑی غلطیاں ہوئی ہیں۔ حزب اللہ نے عوام یا لبنانی حکومت سے مشورہ کیے بغیر، مناسب حساب کتاب کیے بغیر غزہ کی حمایت کے لیے جنگ میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔ انھوں نے مجھے بتایا کہ حزب اللہ کے بہت سے حامی بھی اس رائے سے اتفاق کرتے ہیں۔ ’اگر حزب اللہ نے صورت حال کا صحیح جائزہ نہیں لیا تو۔۔۔ وہ خود کو تباہ کر دیں گے اور ہمیں بھی نقصان پہنچائیں گے۔ ہم خود یہ تباہی اپنے اوپر لائے ہیں، اور اب ہم یہ سب بھگت رہے ہیں۔‘ جنگ بندی معاہدے کے ایک حصے کے طور پر حزب اللہ نے اپنے ہتھیاروں اور جنگجوؤں کو جنوبی لبنان سے ہٹانے پر رضامندی ظاہر کی تھی۔ ایک مغربی سفارتی اہلکار نے مجھے بتایا کہ حزب اللہ نے بڑے پیمانے پر اپنے ہتھیار اور جنگجو جنوبی لبنان سے ہٹائے ہیں۔ جنگ بندی کے تحت اگرچہ اسرائیل کو اپنی فوجیں چند علاقوں سے واپس بلانے کی ضرورت تھی لیکن اسرائیلی دفاعی افواج بدستور اپنی پوزیشنوں پر برقرار ہیں۔ اسرائیلی فوج کا کہنا ہے کہ اسرائیل کے سرحدی علاقوں میں بسنے والے اسرائیلی شہریوں کی حفاظت کے لیے پوزیشن برقرار رکھنا ضروری ہے۔ اسرائیلی فوج نے اس دوران لبنان میں اہداف پر فضائی حملے بھی کیے ہیں جبکہ لبنان کا کہنا ہے کہ اس نوعیت کے حملے معاہدے کی خلاف ورزی ہیں۔ حزب اللہ کی جانب سے تخفیف اسلحہ کے بارے میں بات چیت مشکل اور طویل ہونے کا امکان ہے۔ حزب اللہ سے منسلک ایک ذریعے نے مجھے بتایا کہ ایک تجویز یہ ہے کہ حزب اللہ کے ہتھیاروں کے ذخیرے، جس میں اب بھی طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائل شامل ہیں، کو لبنان کی ریاست کے کنٹرول میں رکھا جائے گا، جبکہ اس تنظیم سے منسلک جنگجو، جن کی تعداد ہزاروں میں ہے، کو مرحلہ وار انداز میں لبنانی فوج میں ضم کیا جائے۔ اس تاجر نے مجھے بتایا کہ ’بہت سارے خاندان، خاص طور پر وہ خاندان جن کے افراد زخمی اور شہید ہوئے مکمل طور پر حزب اللہ کی جانب سے ملنے والی سپورٹ پر انحصار کرتے ہیں۔ یہ لوگ فوری طور پر حزب اللہ سے علیحدگی اختیار نہیں کریں گے۔۔۔‘ ہفتوں تک میں نے کوشش کی کہ حزب اللہ کے کسی سے انٹرویو لوں مگر کوئی بھی دستیاب نہیں ہوا۔ آدم، جو پیجر حملے میں زخمی ہوئے تھے، اب ایک نرس کے طور پر واپس اپنے کام پر آ گئے ہیں۔ مگر وہ اب رات کی شفٹ نہیں کرتے کیونکہ بینائی ضائع ہونے کی وجہ سے وہ اچھی طرح سے نہیں دیکھ سکتے۔ دھماکے سے اُن کے سر اور سینے پر بھی زخم آئے تھے۔ اس دھماکے کے بعد سے وہ جلد ہی تھک جاتے ہیں اور کام کے دوران انھیں آرام کرنے کے لیے مسلسل وقفے لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ فزیوتھراپی کے سیشنز کی مدد سے وہ اپنے بائیں ہاتھ پر انگوٹھے اور درمیانی انگلی کی صورت میں جو کچھ بچا ہے اسے استعمال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے گھر کے ڈرائنگ روم میں نمایاں انداز میں ایک پینٹنگ لگی ہے جو انھوں نے خود بنائی ہے۔ اس تصویر میں وہ اپنے زخمی ہاتھوں میں ایک پیجر پکڑے ہوئے ہیں۔ انھوں نے میرے ساتھ اپنی ایک اور تصویر شیئر کی۔ یہ تصویر ان کے معذور ہو جانے والے ہاتھ کی ہے جس پر موجود ٹیٹو میں یہ پیغام تحریر ہے کہ اُن کے زخم حزب اللہ کے مرحوم رہنما حسن نصر اللہ کی قربانی کے سامنے کچھ نہیں ہیں۔ وہ بہت سے دیگر لبنانی شہریوں کی طرح آج بھی حزب اللہ کے مقصد اور اس کی جانب سے ادا کیے جانے والے کردار پر یقین رکھتے ہیں۔

# تحقیق کا علمی پس منظر

**از قلم: محمود علی لیکچرر**

پی ایچ ڈی فلسفیہا ڈاکٹر لاطینی اصطلاح ہے اور phd پی ایچ ڈی کا مخفف ہے۔ لاطینی زبان کے پس منظر میں اسکے معنی حکمت سے محبت کرنے والے کے ہوتے ہیں۔ یونیورسٹی اور لفظ ڈاکٹریٹ اٹھارویں صدی کے دوران یہ دونوں جرمنی میں متعارف کرائے گئے تھے۔ حالیہ ترقی کے دور میں انسانی توجہ نے علم نئے خیالات نئے تجربات دریافتیں چاہے وہ سائینسی نویت کی ہوں معاشی اور سماجی اخلاقی یا تاریخی یا لسانی ہر شعبہ زندگی میں علمی تحقیق نئے خیالات عقلیت پسندی اور ارتقا پر مبنی نئی تحقیق کو پی ایچ ڈی کہا جاتا ہے شعبہ سائنس میں پی ایچ ڈی بائیولوجی کیمسٹری علم کمیا اور اسکی مختلف شاخیں علم طبعیات physics اور ریاضی اور علم شماریات انجنیر ینگ میڈیکل سائنس علم بشریات anthropology اور جنیٹیکس پر پی ایچ ڈی ایک قابل قبول تحقیق میں شمار ہوتا ہے اب ہم زبان language پر پی ایچ ڈی پر روشنی ڈالنے کی کوشش کرینگے اسکے ماحولیاتی اور ہمارے علاقائی طور پر جسکو تعلیمی لحاظ پسماندہ علاقہ تصور کیا جاتا ہے مراٹھواڑہ مہاراشٹر کے اندر ایک ایسا خطہ ہے، جس میں خواندگی کی شرح ریاست کی اوسط سے کم ہونے کا امکان ہے، خاص طور پر دیہی علاقوں میں۔ ایسے علاقوں کے کالجس میں سائنس اور میڈیکل سائنس انجنیر یگ سے زیادہ پی ایچ ڈی فیکلٹی اف ارٹس میں کی جاتی رہی ہے اور ہمارے مسلم طبقہ میں اردو میں تحقیق کا کام زوروں پر ہے اگر ایک سو لوگ پی ایچ ڈی کرتے ہیں تو نوکری ایک کو ملتی ہے۔ وہ بھی نجی سوسائٹی کے اداروں میں جہاں پر جہاں پر پچاس لاکھ سے زیادہ عطیہ مبارکہ donation کی بنیاد پر اپ پروفیسر کہلانے کے قابل بنتے ہیں۔ خیر عام طور پر پی ایچ ڈی آپ کے تعلیمی سفر کی آخری منزل تصور کی جاتی ہے۔ پی ایچ ڈی کرنے تک آپ وہ تعلیم حاصل کرتے ہیں، جو دوسروں کی کاوشوں کا نتیجہ ہوتی ہے لیکن پی ایچ ڈی کرنے کے بعد آپ جتنے بھی علوم حاصل کرتے ہیں، اس میں آپ کا اپنا دماغ استعمال ہوتا ہے۔ دنیا بھر میں پی ایچ ڈی (PhD) ایک معزز ڈگری اور قابلیت کی معراج سمجھی جاتی ہے۔ معزز اس تناظر میں کہ ایم بی بی ایس کیے بنا یہ واحد راستہ ہے جس کے آخر میں آپ ڈاکٹر کہلانے لگتے ہیں اور معراج اس لیے کہ یہ آخری تعلیمی ڈگری ہے، جو حاصل کی جاسکتی ہے۔ پی ایچ ڈی یعنی ڈاکٹریٹ آف فلاسفی دراصل ایک تحقیقی ڈگری ہے جو آپ کو تب ملتی ہے جب آپ دنیا کے سامنے کچھ نیا لائیں، خواہ وہ انسانی زندگی کی بہتری سے متعلق ہو یا پھر کسی مضمون کے بارے میں نئی منطق پیش کی جائے۔ میرے ایک دوست ہیں انہوں نے کیا خوب کہا کے میری ذاتی رائے ہے کہ پی ایچ ڈی میں صرف کارآمد عنوانات ہی شامل رکھے جائیں۔ کسی بھی شخص کے اوپر مقالے لکھ کر ڈاکٹر کہلانے والوں کو میں ڈاکٹر نہیں مانتا۔ اصلی تحقیق تو سائنسی اور سماجی عنوانات پر ہی ہوتی ہے۔ انبیاء اور قرآن پر تحقیقی کام کرنے والوں کو اس بیان سے الگ رکھا جائے۔ ایسے محققین ڈاکٹریٹ سے آگے کی چیز ہیں۔ کیونکہ راقم الحروف نے مرحوم مولانا معین قاسمی صاحب کو طالب علمی کے زمانے میں انکے واعظ اور نصیحتوں کو سنا ہے اور مراٹھواڑا کے پہلے مفتی محترم خلیل الرحمان صاحب جس نے اشاعت اسلام کے اپنی زندگی کے پیش بہا 50 تا 60 سال وقف کر دیے کو مکہ مسجد خطبہ جمعہ میں سنا ہے یہ شخصیتیں پی ایچ ڈی کے اگے کے لوگ ہیں اور ایسی کئی اشخاص ہیں جن میں ورق تازہ کے مایہ ناز صحافی اور سابقہ لیکچرار ایڈیٹر محمد تقی صاحب ڈاکٹر ضیا الحسن طبی ڈاکٹر اور مشہور خاکہ نگار اور مصنف وغیرہ اور ایسے کئی علمی شخصیتیں ہیں میرا اعتراض کسی بھی شاعر۔ ادیب یا مشہور شخص پر کچھ سو صفحات لکھ کر ڈاکٹریٹ لینے والوں پر ہے۔ یہ ایک مضمون ہے جس کا مطلب ہوتا ہے دعویٰ، دلیل اور نتیجہ۔

# تمل ناڈو کے گورنر آر این روی کے تعلق سے سپریم کورٹ کا فیصلہ ہر ایک ہندوستانی شہری ہمیشہ سراہے گا: IUML قومی صدر پروفیسر قادر محی الدین

چنئی : 8/اپریل (پریس ریلیز)۔ انڈین یونین مسلم لیگ (آئی یو ایم ایل) کے قومی صدر پروفیسر کے ایم قادر محی الدین نے اپنے جاری کردہ اخباری بیان میں سپریم کورٹ کے اس فیصلے کی ستائش کرتے ہوئے کہا ہے کہ تمل ناڈو کے گورنر آر این روی کے تعلق سے سپریم کورٹ کے فیصلے کو ہر ہندوستانی شہری کو سراہنا چاہئے۔ 8 اپریل 2025 کو گورنر کے بارے میں سپریم کورٹ آف انڈیا کا فیصلہ واقعی ایک قابل ذکر فیصلہ بن گیا ہے کہ جو ہر ہندوستانی شہری ہمیشہ کے لیے جشن منائے گا۔ دراوڑ منیترا کزگم (DMK) کے رہنما ایم کے اسٹالن، جو گڈ گورننس کے دراوڑ ماڈل کو لاگو کر رہے ہیں، نے اپنی سیاسی زندگی کو ہندوستانی آئین کے دائرہ کار میں ہر چیز کی حمایت، مخالفت، اس سے اتفاق، اور اس سے اختلاف کرنا بنایا ہے، اور اس طرح سے کام کر رہے ہیں جسے ملک اور دنیا نے قبول کیا ہے۔ وہ آج کے تمام سیاسی رہنماؤں کے لیے ایک روشن مثال قائم کر رہے ہیں۔ تمل ناڈو کے گورنر آر این۔ روی کیس میں عزت مآب وزیر اعلیٰ نے جس صبر آزما اور سنہری قانونی نقطہ نظر کی پیروی کی ہے وہ ایک ایسا نقطہ نظر ثابت ہوا ہے جو آج پورے ہندوستان میں قابل ستائش ہے۔ ہندوستانی آئین کا آرٹیکل 200 یہی کہتا ہے۔ جب ریاستی مقننہ کے ذریعہ لئے گئے فیصلے - بل - ڈرافٹ گورنر کو اس کی منظوری کے لئے بھیجے جاتے ہیں تو گورنر کو منظوری دینے، اس میں موجود خامیوں کی نشاندہی کرنے یا اسے واپس کرنے کی آخری تاریخ 'جلد از جلد' کے طور پر مقرر کی جاتی ہے۔ اس 'جلد از جلد' کا مطلب 'As soon as possible' - ہے جواب تک نامعلوم تھا۔ سپریم کورٹ نے آج اپنا فیصلہ سنایا۔ سپریم کورٹ زندہ باد، جس نے کہا کہ اس کا مطلب ایک سے تین ماہ ہے۔ انڈین یونین مسلم لیگ کے قومی صدر پروفیسر کے ایم قادر محی الدین نے اختتام میں کہا ہے کہ تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ زندہ باد جو سپریم کورٹ گئے اور جیت گئے! زندہ باد وہ وکلاء جنہوں نے اس فیصلے کو حاصل کرنے کے لیے انتھک محنت کی، جس نے سپریم کورٹ میں تمل ناڈو کے لیے فتح حاصل کر کے ہندوستان کے لیے راہ ہموار کی! تمل ناڈو ہمیشہ لڑے گا! تمل ناڈو ہمیشہ جیتے گا! کل کی تاریخ اس کہانی کو لفظ بہ لفظ بتائے گی! تمل ناڈو قانون ساز اسمبلی کے پاس تمام 10 دس زیر التواء بل آج سے قانون بن جائیں گے! تمل ناڈو کا نام اور شہرت پورے ہندوستان میں پھیلے گا! ملک کے عوام مستفید ہوں گے۔! تمل ناڈو زندہ باد! تمل ناڈو کے عزت مآب وزیر اعلیٰ ایم کے سٹالن زندہ باد۔

# مولانا قاضی اسد ثنائی کی عمرہ کو روانگی

## انتظامی کمیٹی درگاہ حضرت برہنہ شاہ کے زیر اہتمام تہنیتی تقریب

حیدرآباد 8/اپریل (راست) جناب جی یم منظور معتمد تنظیمی کی اطلاع کے بموجب صدر نشین تولیتی انتظامی کمیٹی درگاہ شریف سراج المجذوبین حضرت سید خواجہ حسن برہنہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا قاضی ابواللیث شاہ محمد غضنفر علی قریشی اسد ثنائی کی مع اہل وعیال ہفتہ 12/اپریل کو عمرہ وزیارت کے لئے روانگی کی مسرت میں انتظامی کمیٹی درگاہ شریف کے زیر اہتمام اتوار 6/اپریل کو بعد نماز ظہر دفتر کمیٹی میں تہنیتی تقریب منعقد ہوئی جناب محمد مظہر الدین صدیقی شریک معتمد کمیٹی نے نگرانی کی عہدہ داران کمیٹی نے عازمین عمرہ وزیارت مولانا قاضی اسد ثنائی اور آپ کے فرزندان قاضی ابوالنصر محمد مستنصر علی قریشی سعد، قاضی ابوالفتح محمد انصار علی قریشی فہد اور آپ کے نبیرہ قاضی ابوالکلام محمد علی اکبر قریشی عود کی گلپوشی کی تصویر میں دائیں سے بائیں جناب محمد شمس الدین رکن کمیٹی، جناب محمد زبیر محی الدین فاروقی اکاؤنٹنٹ کمیٹی، قاضی ابوالنصر محمد مستنصر علی قریشی سعد، جناب جی یم منظور معتمد تنظیمی، جناب محمد مظہر الدین صدیقی شریک معتمد، مولانا قاضی اسد ثنائی، قاضی ابوالفتح محمد انصار علی قریشی فہد، قاضی ابوالکلام محمد علی اکبر قریشی عود، جناب خواجہ معین خان رکن اور جناب محمد عزیز الرحمن خازن کمیٹی دیکھے جاسکتے ہیں۔

# ڈاکٹر وفا نقوی کی غزل میں بہترین تشبیہات واستعارات کے ساتھ منفرد علامتیں نظر آتی ہیں۔ ڈاکٹر الیاس نوید گنوری

## بزمِ نویدِ سخن علی گڑھ کی جانب سے ڈاکٹر وفا نقوی کے مجموعۂ کلام "رنگ خوشبو صبا" کی رسمِ اجراء

علی گڑھ: 8/اپریل: جمالپور سول لائن علی گڑھ میں بزمِ نویدِ سخن علی گڑھ کی جانب سے ایک پر وقار ادبی تقریب میں ڈاکٹر سید بصیر الحسن وفا نقوی کے مجموعۂ کلام "رنگ خوشبو صبا" کی رسمِ اجراء زیر سرپرستی استاذ الشعراء ڈاکٹر الیاس نوید گنوری عمل میں آئی۔ جس میں مقامی وبیرونی شعراء وادباء نے شرکت کی اور ڈاکٹر سید بصیر الحسن وفا نقوی کی شاعری پر اظہارِ خیال کیا۔ ڈاکٹر الیاس نوید گنوری نے مجموعۂ کلام کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ "یہ مجموعہ بہترین غزلوں سے مزین ہے۔ اس میں شامل غزلیں اپنے معیار اور اسلوب کے باعث انفرادیت کی متحمل ہیں۔ ڈاکٹر سید بصیر الحسن وفا نقوی نے اس مجموعۂ میں جتنے اشعار رقم کئے ہیں وہ انتخاب ہیں۔ ان غزلوں کے مطالعہ سے قاری بخوبی اندازا لگا سکتا ہے کہ صاحبِ مجموعہ کی غزل بہترین تشبیہات واستعارات کے ساتھ ساتھ منفرد علامتوں سے بھی لبریز ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ مجموعہ اہلِ ادب میں نہایت مقبول ہوگا"۔ پروگرام کے مہمانِ خصوصی طرب نیازی نے کہا کہ "ڈاکٹر سید بصیر الحسن وفا نقوی اردو ادب کی غزل میں سادگی و سلاست کے ساتھ گہرائی وگیرائی پائی جاتی ہے"۔ انجم بدایونی نے کہا کہ "رنگ خوشبو صبا" میں بہترین غزلیں دیکھنے کو ملتی ہیں اس میں جہاں انسانی جذبات کی بہترین عکاسی نظر آتی ہے وہیں تصوف کی جھلکیاں بھی دیکھنے کو ملتی ہیں"۔ منصور ادب پہاسوی نے کہا کہ "ڈاکٹر وفا نقوی کا اسلوب نہایت منفرد اور دل کو متاثر کرنے والا ہے"۔ محمد عادل فراز نے کہا کہ "یہ مجموعہ عصرِ حاضر کے ادبی تقاضوں پر کھرا اترتا ہے اور اس میں جتنی غزلیں ملتی ہیں ان میں کوئی نہ کوئی شعر ایسا ضرور ملتا ہے جو سہلِ ممتنع کا رنگ اختیار کئے ہوئے ہے"۔ پروگرام میں شامل ہونے والوں میں جاوید وارثی، عتیق سحر، انس خان، ایم خورشید خاں بانی اردو ادب یوٹیوب چینل، زبیر خورشید، ذوالفقار زلفی، شاکر علی گڑھی وغیرہ پیش پیش رہے۔ اس موقع پر ایک شعری نشست کا انعقاد بھی عمل میں آیا، جس کی نظامت کے فرائض صاحبِ مجموعہ ڈاکٹر سید بصیر الحسن وفا نقوی نے انجام دیئے۔

# ڈونلڈ ٹرمپ پر چینی سرخ آنکھوں کا قہر

از قلم: ڈاکٹر سلیم خان

ڈونلڈ ٹرمپ نے جب سے دوسری بار امریکہ میں اقتدار کی باگ ڈور سنبھالی ہے آتنک مچائے ہوئے ہیں۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ نیا شوشا نہ چھوڑا جائے اور ہنگامہ نہ کھڑا کیا جائے۔ اس طرح وہ مسلسل میڈیا پر چھائے رہتے ہیں۔ موصوف نے ابھی حال میں نئی تجارتی پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے تمام درآمدات پر دس فیصد کا بنیادی ٹیریف عائد کر کے اسے 'آزادی کا دن' قرار دیا مگر عالمی سطح پر وہ ایک تباہی کا دن ثابت ہوا کیونکہ اس دس فیصد کے علاوہ انہوں نے مختلف ممالک مثلاً ہندوستان پر 26 فیصد، چین پر 34 فیصد، یورپی یونین پر 20 فیصد، جاپان پر 24 فیصد، اور ویتنام پر 46 فیصد تک اضافی مخصوص ٹیریف بھی عائد کردیا۔ ٹرمپ کے مطابق یہ اقدامات امریکی معیشت کو تحفظ فراہم کرکے تجارتی خسارے کو کم کریں گے لیکن اگر اشیاء مہنگی ہوجائیں گی تو ان کی کھپت کم ہوجائے گی ایسے میں خزانے کی آمدنی کیسے بڑھے گی یہ سمجھنے سے ہر کوئی قاصر ہے۔ صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے سوچا ہوگا کہ ان کی اس حماقت سے دنیا نہ سہی تو کم ازکم امریکی عوام خوش ہوجائیں گے لیکن الٹا ہوگیا اور ان کی حمایت کے بجائے مخالفت میں جلوس نکلنے لگے۔ ایسا لگتا ہے کہ امریکہ سمیت دنیا بھر کے لوگ بہت جلد ان کی حماقتوں سے بیزار ہوگئے اور ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوکر چھلک گیا۔ پچھلے دنوں صدر ٹرمپ اور ان کے ارب پتی ساتھی ایلن مسک کے خلاف واشنگٹن سمیت امریکہ بھر میں لاکھوں افراد کا سڑکوں پر نکل کر احتجاج کرنا اس حقیقت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ امریکہ کی تمام 50 ریاستوں میں منظم طور پر مظاہروں کا انعقاد کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ واشنگٹن ڈی سی کے احتجاج میں نامور فلمی ہستیوں اور انسانی حقوق کی علمبرداروں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ بارش کے باوجود 150 سے زائد تنظیموں کے 20 ہزار سے زیادہ لوگ اس مظاہرے میں شریک تھے۔ امریکہ کی معاشی راجدھانی نیویارک میں بھی احتجاجی مظاہرین نے حکومت مخالف نعرے لگائے اور صدر ٹرمپ کی پالیسیوں کو ملک کی بنیادی ساخت کے لیے خطرہ قرار دیا۔ مظاہرین نے کہا کہ ٹرمپ کے اقدامات امریکی ریاستی اداروں کو کمزور کرنے اور ایک طاقتور صدارتی نظام مسلط کرنے کی کوششوں کا حصہ ہیں۔ امریکی کانگریس کے ڈیموکریٹک اراکین نے ٹرمپ کی پالیسیوں پر سخت تنقید کرتے ہوئے انہیں جمہوریت کے لیے خطرہ قرار دیا ہے۔ احتجاج میں شریک افراد ٹرمپ کی پالیسیوں، غزہ کے خلاف صہیونی حکومت کی حمایت، وفاقی بجٹ میں کٹوتی اور عالمی تجارتی محاذ آرائی پر شدید تنقید کررہے تھے۔ ان میں سے بعض کے ہاتھوں میں "فلسطین کو آزاد کرو" کے پلے کارڈز اور شانے پر فلسطینی شالیں تھیں، جب کہ بعض نے یوکرین کے جھنڈے اٹھا رکھے تھے لیکن صدر صاحب کے کان پر جوں نہیں رینگی۔ ان کی وہی چال بے ڈھنگی سی جو پہلے تھی سو اب بھی ہے۔ ٹرمپ کس خیالی دنیا میں رہتے ہیں یہ کوئی نہیں جانتا۔ واشنگٹن اور نیویارک کے علاوہ امریکی شہر ڈلاس، ڈینور، شکاگو، انڈیاناپولس، پورٹ لینڈ اور آک لینڈ سمیت مختلف شہروں میں ٹرمپ مخالف مظاہرے ہوئے۔ انتظامیہ کے مطابق امریکہ بھر میں ہونے والے احتجاجی مظاہروں کے اندر تقریباً 20 لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ امریکیوں کا پیمانۂ صبر بہت جلد لبریز ہوگیا جبکہ ہندوستان کے بے حس عوام پچھلے دس سال سے مودی سرکار کے ظلم واستحصال کا شکار ہیں مگر کوئی ایسا ملک گیر احتجاج نہیں ہوا جس میں سارے لوگوں نے شرکت کی ہو۔ سی اے اے مسلمانوں کے مرہونِ منت تھی اور کسان تحریک بھی ہریانہ پنجاب اور مغربی اترپردیش تک محدود تھی۔ عام لوگ تو اس الگ تھلگ ہی رہے۔ جس ملک کے لوگ خود اپنے اوپر ہونے والے مظالم کے خلاف نہیں اٹھ سکے وہ بھلا ٹرمپ کی مخالفت کیا کریں گے جبکہ مودی خود خوفزدہ ہیں مگر دنیا بھر میں کیفیت مختلف ہے۔ ٹرمپ کی عالمی غنڈہ گردی کے خلاف کینیڈا اور میکسیکو جیسے پڑوسی ممالک میں زبردست مظاہرے ہوئے۔ اس کے علاوہ یوروپ کے اندر لندن، پیرس، برسلز، برلن اور آسٹریلیا کے سڈنی سمیت دنیا بھر کے 670 سے زیادہ مقامات پر احتجاج ہوا۔ ان مظاہرین میں خواتین کی بڑی تعداد شامل ہوئی۔ لندن میں ہزاروں خواتین نے امریکی سفارت خانے کے باہر جمع ہوکر جنسی تشدد اور ڈونلڈ کی پالیسیوں کے خلاف احتجاج درج کیا۔ سچ تو یہ ہے کہ امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے مختلف ممالک کیلئے باہمی ٹیریف کا اعلان کرکے دنیا بھر کی ناراضی مول لے لی ہے۔ ان کی اس ناعاقبت اندیش کارروائی سے عالمی سطح پر تجارتی جنگ کا خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔ ٹرمپ انتظامیہ اس پر توجہ دے کر لوگوں کو سمجھانے بجھانے یا اعتماد بحال کے بجائے دنیا بھر کے ممالک کو جوابی کارروائی نہیں کرنے کی تلقین کی بصورتِ دیگر سخت کارروائی کی دھمکی بھی دے ڈالی۔ اس طرح بات بنتی نہیں بلکہ بگڑ جاتی ہے۔ امریکہ کی مذکورہ بالا گیدڑ بھبکی سے خوفزدہ ہونے کے بجائے کنیڈا کے وزیر اعظم مارک کارنی نے ٹیریف کا مقابلہ کرنے کیلئے جوابی اقدامات کرنے کا اعلان کردیا۔ میکسیکو بھی منہ توڑ جواب دینے سے قبل اس کے اثرات کا جائزہ لے رہا ہے۔ برازیلی حکومت نے اس دعویٰ کو مسترد کردیا کہ امریکی محصولات باہمی تعاون کیلئے ہیں۔ اٹلی کی وزیر اعظم جارجیا میلونی نے ان محصولات کو "غلط" قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے امریکہ کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ انہوں نے اٹلی اور دوسرے یورپی شراکت داروں کے ساتھ اور اپنی معیشت کے مفاد میں کام کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ یوروپی پارلیمنٹ کی بین الاقوامی تجارتی کمیٹی کے سربراہ نے یونین کی برآمدات پر 20 فیصد ٹیریف کی سخت تنقید کی۔ انہوں نے امریکی ٹیریف کو 'غیر منصفانہ، غیر قانونی اور غیر متناسب اقدامات" قرار دیا۔ امریکہ کے قریب ترین حلیفوں میں سے ایک جاپان ہے مگر اس نے بھی جاپانی درآمدات پر 24 فیصد ٹیریف کو "انتہائی افسوسناک" بتایا۔ آسٹریلیا نے اسے غیر ضروری قرار دے کر کہا کہ باہمی ٹیریف 10 فیصد نہیں صفر ہوتا ہے۔ برطانیہ اور جنوبی کوریا مذاکرات کے ذریعہ اسے کم کروانا چاہتے ہیں۔ نیوزی لینڈ نے اسے غیر منطقی کہہ کر ٹیریف کے اعداد وشمار کو مسترد کردیا۔ صدر ٹرمپ کے ٹیریف ٹیرر سے عالمی تجارتی جنگ کا خطرہ بڑھ گیا ہے کیونکہ یہ مہنگائی اور بیروزگاری میں اضافہ کرے گا اور عالمی معیشت پر منفی اثرات ڈالے گا۔ ہندوستان کے اندر ایک تجارتی فورم سے خطاب کرتے ہوئے، چلی کے صدر گیبریل بورک نے خبردار کیا کہ اس طرح کے اقدامات، غیر یقینی صورتحال پیدا کرتے ہیں اور "باہمی طور پر متفقہ اصولوں" اور "بین الاقوامی تجارت کو کنٹرول کرنے والے ضابطوں" کو چیلنج کرتے ہیں مگر حکومت ہند نے اس پر زبان کھولنے سے احتراز کیا حالانکہ اس فیصلے نے ہندوستانی روپے کی قدر پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ ڈرپوک مودی حکومت کو بزدل ماہرین معاشیات جوابی ٹیریف کے نتیجے میں تجارتی جنگ کو دونوں ممالک کی معیشتوں کے لیے نقصاندہ بتا کر خوفزدہ کررہے ہیں۔ اس کے برعکس امریکہ کے تجارتی حریف چین نے اپنے سخت ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے اس کی سختی سے مخالفت کی ہے۔ چین نے الزام لگایا ہے کہ امریکی محصولات "بین الاقوامی تجارتی قوانین کی تعمیل نہیں کرتے اور متعلقہ فریقوں کے جائز حقوق اور مفادات کو شدید نقصان پہنچاتے ہیں۔" چین نے امریکی مفادات اور بین الاقوامی سپلائی چینز کو نقصان پہنچنے سے خبردار کرتے ہوئے ٹیریف کو "فوری طور پر منسوخ" کرنے کا انتباہ دیا۔ دنیا میں دو طرح کے حکمراں ہوتے ہیں۔ ایک لڑنے والے اور دوسرے ڈرنے والے۔ اس کی سب سے واضح مثال چین کے جن شی پنگ اور ہندوستان کی نریندر مودی ہیں۔ ایک طرف جہاں حکومتِ ہند کو سانپ سونگھا ہوا ہے چین کی وزارت تجارت نے امریکہ سے چین پر 50 فیصد اضافی محصولات عائد کرنے کی دھمکی کے خلاف کہا کہ 'اگر امریکہ ٹیرف میں اضافہ کرتا ہے تو چین اپنے حقوق اور مفادات کے تحفظ کے لیے سخت جواب دے گا'۔ چین کے مطابق امریکہ کا 'باہمی ٹیرف' لگانے کا منصوبہ بے بنیاد اور یکطرفہ دباؤ ڈالنے کی کوشش ہے۔ اس کے جواب میں چین کی طرف سے مکمل طور پر قانونی اور جائز اقدامات کیے جائیں گے تاکہ اپنے ملک کی خودمختاری، سلامتی اور ترقیاتی مفادات کا تحفظ کیا جاسکے۔ امریکی ٹیرف وار کے جواب میں سب سے سخت موقف چین ہی کا ہے۔ چینی وزارت تجارت کے ترجمان کا کہنا ہے کہ "امریکہ کے ذریعہ ٹیرف بڑھانے کی دھمکی ایک غلط پالیسی اور بلیک میلنگ ہے اس لیے چین اسے کبھی قبول نہیں کرے گا۔ امریکہ اگر اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہا تو چین آخری دم تک لڑے گا۔ چین نے یہ اعادہ بھی کیا کہ تجارتی جنگ میں کوئی فاتح نہیں ہوتا اور تحفظ پسندی کوئی حل نہیں ہے۔ چین نے امریکہ سے اپیل کی کہ وہ اپنی غلط پالیسیوں کو فوری طور پر درست کرکے، تمام یکطرفہ ٹیرف ہٹائے اور چین کی معیشت و تجارت پر دباؤ ڈالنا بند کرے۔ چین نے باہمی احترام کی بنیاد پر بات چیت کے ذریعے اپنے اختلافات کو حل کرنے پر زور دیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی اقتدار میں آنے سے قبل چین کو لال آنکھ دکھانے کی بات کرتے تھے لیکن حکومت سازی کے بعد وہ چین سے نین لڑانے لگے۔ ان دس سالوں میں چین نے لداخ سے ڈوکلام اور اروناچل پردیش تک ہزاروں مربع میل کے علاقے پر قبضہ کرکے اپنے شہر بسا لیے مگر مودی جی چوں نہیں کرسکے۔ امریکہ کے خلاف بھی وزیر اعظم نریندر مودی ہر زیادتی اور رسوائی پر سرِ تسلیم خم کردیتے ہیں۔ ان کو چین سے دشمن کو لال آنکھیں دکھانے کا فن سیکھنا چاہیے۔ ویسے ٹرمپ کے نظر پھیر لینے پر مودی اپنے دیرینہ دوست سے یوں فریاد کناں ہیں۔

اپنا بنا کے اے صنم تم نے جو آنکھ پھیر لی

ایسا بجھا چراغ دل پھر یہ کبھی جلا نہیں

# مولانا مختار احمد ندوی ٹیکنیکل کیمپس (MMANTC) میں سی ای ٹی (MHT-CET) سینٹر منظور

## مہاراشٹر بھر میں سی ای ٹی امتحان کی تاریخ 9، اپریل سے 27، اپریل 2025 تک

مالیگاؤں: 8/اپریل (پریس ریلیز) بارہویں سائنس کے بعد انجینئرنگ اور فارمیسی ڈگری کورسیس میں داخلے کیلئے لازمی امتحان مہاراشٹر اسٹیٹ کامن انٹرنس ٹیسٹ (MHT-CET) 9، اپریل 2025 سے شروع ہو رہا ہے۔ اس امتحان میں ہر سال لاکھوں طلبہ شریک ہوتے ہیں۔ بعد ازاں کالجوں اور کورسیس کا انتخاب اس امتحان میں حاصل کردہ نمبرات کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ مالیگاؤں شہر واطراف سے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں طلبہ اس امتحان میں شریک ہوتے ہیں اور ان طلبہ کے امتحانی مراکز مختلف شہروں دھولیہ، ناسک، پونے اور ممبئی میں ہوتے ہیں۔ شہر مالیگاؤں کیلئے خوشی کا مقام ہیکہ امسال جامعہ محمدیہ ایجوکیشن سوسائٹی (منصورہ) کے زیر انصرام جاری مولانا مختار احمد ندوی ٹیکنیکل کیمپس (MMANTC) میں حکومت مہاراشٹر کی جانب سے سی ای ٹی سینٹر کو منظوری حاصل ہوئی ہے۔ اب شہر واطراف کے طلبہ جن کے نام مالیگاؤں سی ای ٹی سینٹر پر ظاہر ہوئے ہیں انھیں منصورہ انجینئرنگ کالج میں سی ای ٹی امتحان (PCB) گروپ کیلئے 9، اپریل سے 17، اپریل 2025 اور سی ای ٹی امتحان (PCM) گروپ کیلئے 19، اپریل سے 27، اپریل 2025 کے درمیان مقررہ تاریخ پر ہی دینا ہے۔ ادارہ جامعہ محمدیہ کے چیئرمن جناب ارشد مختار کی ایماء پر اور سیکریٹری جناب راشد مختار کی قیادت اور پرنسپل ڈاکٹر شاہ عقیل احمد کی رہنمائی میں سی ای ٹی سینٹر کی منظوری حاصل کی گئی۔ سی ای ٹی سینٹر کی منظوری کیلئے سرکاری سطح پر درکار ضروری کاروائیوں کو پورا کرتے ہوئے منصورہ انجینئرنگ کالج کو سی ای ٹی سینٹر قائم کیا گیا۔ منصورہ انجینئرنگ کالج میں قائم سی ای ٹی سینٹر پر صبح ودوپہر کی شفٹ میں 4 ہزار سے زائد طلبہ امتحان شریک ہونگے۔ منصورہ انجینئرنگ کالج میں طلبہ کیلئے 220 کمپیوٹر پر مبنی 9 کمپیوٹر لیب، انٹرنیٹ اور دیگر سہولیات فراہم کی گئی ہے۔ منصورہ انجینئرنگ کالج میں سی ای ٹی سینٹر قائم کرنے میں ڈاکٹر سلمان بیگ (ڈین اکیڈمکس)، پروفیسر فیضان احمد، ڈاکٹر دلاور حسین، ڈاکٹر ساجد نعیم، پروفیسر سعود محوی اور ٹیکنیکل اسٹاف نے بھرپور تعاون پیش کیا۔

# روس-یوکرین جنگ: روسی فوج میدانِ جنگ چھوڑ کر بھاگ رہے، حیران کن وجہ آئی سامنے

روس-یوکرین جنگ میں روسی فوج بظاہر یوکرینی فوج پر حاوی ہوتی نظر آرہی ہے، لیکن یوکرینی فوج بھی گزشتہ 3 سالوں سے محدود وسائل کے باوجود روسی افواج کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہے۔ یوکرینی افواج کی اسی دلیری نے کئی روسی فوجیوں کے دلوں کے اندر ڈر و خوف پیدا کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سارے روسی فوج یوکرینی محاذ چھوڑ کر راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور ہیں۔ میدان جنگ سے بھاگنے والے روسی افواج کی تعداد میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہورہا ہے۔ 2021 میں ایسے معاملے بہت کم آئے تھے، لیکن 2022 سے پورے ملک میں ایسے دسیوں ہزار معاملے سامنے آئے ہیں۔ ناروے کے ایک آن لائن اخبار 'دی بیرنٹس آبزرور' نے روس کے شمالی علاقوں میں فوجی عدالتوں کی جانب سے جاری کردہ فیصلوں کی تعداد شمار کی ہے۔ جس میں فوجی سروس سے انکار کو کئی زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس میں بیماری یا کسی اور عذر کی وجہ سے فوجیوں نے جنگی علاقوں کو چھوڑ دیا ہو، اس میں وہ معاملے بھی شامل ہیں جس میں فوج بغیر اجازت جنگی محاذ چھوڑ رہے ہیں۔ واضح ہو کہ جنگ کے وقت بغیر کسی مناسب عذر کے میدان جنگ سے بھاگنا روس میں ایک قانونی جرم ہے۔ روس میں بلا اجازت اور بغیر کوئی وجہ بتائے میدان جنگ چھوڑنے کی سزا 15 سال قید ہوسکتی ہے۔ جب کہ اگر کوئی فوجی بیماری کا جھوٹا بہانا بنا کر میدان جنگ سے بھاگ کھڑا ہوتا ہے تو اس کی سزا 10 سال ہے۔ بیرنٹس آبزرور کی تحقیقات میں ایسے معاملوں کی ایک بڑی تعداد سامنے آئی ہے۔ روسی افواج کا اس طرح میدان جنگ چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہونا روسی صدر پوتن کے لیے ایک ناقابل برداشت امر ہے۔ کیونکہ وہ اس بات کو کبھی بھی قبول نہیں کر سکتے کہ یوکرین جیسے چھوٹے سے ملک کے میدان جنگ سے روسی فوج بھاگ کھڑے ہوں۔ بی بی سی نے اس حوالے سے بتایا کہ یوکرین پر باضابطہ حملے سے لے کر اب تک فوج سے فرار ہونے اور غیر مجاز غیر حاضری کے 95000 سے زائد معاملے درج کیے گئے ہیں۔ یہ یوکرینی فوج کا تقریباً 10 فیصد ہے۔

# پاکستانی سیکیورٹی فورسز نے بلوچ کارکن کے والد کو اغوا کرلیا

بلوچستان۔ 7/ اپریل۔ ایم این این۔ پاکستان کی انٹیلی جنس ایجنسیوں اور کاؤنٹر ٹیررازم ڈیپارٹمنٹ نے کوئٹہ میں بلوچ یکجہتی کمیٹی کے کارکن بیبو بلوچ کے گھر پر چھاپہ مارا، اس کے والد ماما غفار قمبرانی کو اغوا کیا، جنہیں پہلے ریاستی حکام نے جبری گمشدگی کا نشانہ بنایا تھا۔ یہ کارروائی بیبو بلوچ اور بی وائی سی کے ایک اور آرگنائزر مہرنگ بلوچ کی حالیہ حراست اور صبیحہ بلوچ کے والد کے اس سے قبل اغوا کے بعد کی گئی ہے، جو بلوچ کارکنوں اور ان کے خاندانوں کے خلاف جاری جبر کے انداز کو اجاگر کرتی ہے۔ بی وائی سی نے بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے طور پر اس عمل کی مذمت کی، بین الاقوامی برادری اور انسانی حقوق کی تنظیموں پر زور دیا کہ وہ مداخلت کریں اور پاکستان میں بلوچ عوام کے خلاف جبری گمشدگیوں اور ریاستی سرپرستی میں ہونے والے تشدد کے وسیع مسئلے کو حل کریں، یہ خطہ اپنے قدرتی وسائل کے باوجود معاشی نظر انداز اور محدود خودمختاری کا شکار ہے۔

# گلگت بلتستان کے وکلاء کا نامکمل مطالبات کو لے کر احتجاج

گلگت۔ 8/اپریل۔ ایم این این۔ پاکستان کے زیر قبضہ گلگت بلتستان میں قانونی برادری نے تمام عدالتی سرگرمیوں کے بائیکاٹ کا اعلان کیا ہے اور خبروں کے مطابق اپنے مطالبات کے پیش نظر 16 اپریل تک پورے خطے میں احتجاجی مظاہرے کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ گلگت بلتستان میں گزشتہ پانچ ماہ سے وکلاء اپنے غیر حل شدہ مطالبات کے لیے احتجاج اور عدالتی کارروائیوں کا بائیکاٹ کر رہے ہیں۔ تاہم، اس بار، انہوں نے 16 اپریل تک ہنگامی مقدمات کے لیے بھی عدالت میں حاضری نہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ پاکستانی اخبار ڈان کے مطابق، ایڈوکیٹ تنویر اختر کی زیر صدارت جی بی ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن (جی بی ایچ سی بی اے) کے اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی اور جی بی بار کونسل، جی بی سپریم اپیلٹ کورٹ بار ایسوسی ایشن، جی بی ایچ سی بی اے، اور ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشنز کے اجتماعی مطالبات پر پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ ہفتہ کو ایسوسی ایشن کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں، اجلاس نے متعدد ہڑتالوں اور احتجاج کے باوجود وکلاء کے مطالبات کو حل کرنے میں حکومت کی ناکامی پر تشویش کا اظہار کیا۔ ڈان کا حوالہ دیتے ہوئے، وکلاء نے ان مطالبات کو پورا کرنے میں ناکامی کو "پی او جی بی کے لوگوں کے خلاف ایک سازش" قرار دیا جس سے انہیں انصاف تک رسائی سے انکار کیا گیا۔ اس نے پی او جی بی کے ججوں پر بھی زور دیا کہ وہ وکیل کی غیر موجودگی میں مقدمات کی سماعت نہ کریں، کیونکہ وکلاء خطے کے تمام اضلاع میں احتجاج کریں گے۔ ڈان کے مطابق، جی بی ایچ سی بی اے نے فیصلہ کیا کہ جی بی بار کونسل 16 اپریل تک بائیکاٹ میں حصہ نہ لینے والے کسی بھی وکیل کا لائسنس منسوخ کر دے گی۔ مزید برآں، ضلعی عدالتوں، چیف کورٹ، سپریم اپیلٹ کورٹ اور ریونیو اینڈ سروس ٹربیونلز میں پیش ہونے والے وکلاء کو 1 لاکھ سے 3 لاکھ تک جرمانے کا سامنا کرنا پڑے گا۔ میٹنگ میں عدالتوں کو تالے لگانے اور مزید کارروائی کرنے کے امکان پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا، اگر ان کے مطالبات بشمول پی او جی بی سپریم اپیلٹ کورٹ میں ججوں کی طویل انتظار کی گئی تقرری، پر توجہ نہیں دی گئی۔

# پرائم ویڈیو نے اپنی سنسنی خیز اور خوفناک سسپنس ہارر سیریز کھوف کے لیے 18 اپریل کو پریمیئر کی تاریخ کا اعلان کیا

ممبئی: 8/اپریل (ایم ملک) پرائم ویڈیو، بھارت کی سب سے پسندیدہ تفریحی جگہ، نے آج اپنی آنے والی سسپنس ہارر اصل سیریز Khauf کی پریمیئر تاریخ کا اعلان 18 اپریل کو کیا ہے۔ سمیتا سنگھ کی طرف سے ہدایت کی گئی ہے، جو سیریز کے ساتھ ایک پروڈیوسر اور شو رنر کے طور پر اپنا آغاز کررہی ہے، یہ میچ باکس شاٹس کے بینر تلے سنجے روترے اور سریتا پاٹل کے ذریعہ ایگزیکٹو پروڈیوسر ہے۔ اس سیریز کو پنکج کمار اور سوریا بالا کرشنن نے ڈائریکٹ کیا ہے۔ آٹھ اقساط پر مشتمل سیریز سسپنس اور خوف سے بھری ہوئی ہے، جو ایک سنسنی خیز اور شدید تجربہ فراہم کرتی ہے۔ کھوف کی ایک شاندار کاسٹ ہے جس میں مونیکا پنوار، رجت کپور، ابھشیک چوہان، گیتانجلی کلکرنی اور شلپا شکلا شامل ہیں۔ یہ سیریز 18 اپریل کو بھارت اور 240 سے زیادہ ممالک اور خطوں میں پرائم ویڈیو پر پریمیئر ہوگی، اور انگریزی میں سب ٹائٹلز کے ساتھ ہندی میں دستیاب ہوگی۔ کھوف مادھو کے ایک خوفناک اور بے چین سفر کی کہانی ہے، ایک نوجوان عورت جو ایک نئے شہر میں ایک نئے آغاز کی امید میں ہاسٹل میں رہنے آتی ہے لیکن اس جگہ کی تاریخ اور پوشیدہ رازوں سے بے خبر ہے۔ جب وہ اپنے ماضی کے سائے سے بچنے کی کوشش کرتی ہے، وہ اپنے آپ کو ایک خوفناک جدوجہد میں پھنسا پاتی ہے، جہاں نامعلوم قوتیں اس کے کمرے کے اندر اور باہر اس کا تعاقب کرتی ہیں۔ جیسے ہی یہ خطرناک قوتیں اپنی گرفت مضبوط کرتی ہیں، مدھو کی حقیقت ایک جاگتے ہوئے ڈراؤنے خواب میں بدل جاتی ہے جس سے وہ کبھی نہیں بچ پاتی۔ "سسپنس ہارر ڈراموں میں نفسیاتی گہرائی اور بالوں کو بڑھانے والے سسپنس کے امتزاج سے سامعین کو مسحور کرنے کی منفرد صلاحیت ہوتی ہے، جو اسے کہانی سنانے کی سب سے دلچسپ صنفوں میں سے ایک بناتا ہے۔ خوف اس صنف کو ایک شدید اور تہہ دار بیانیہ کے ساتھ آگے بڑھاتا ہے جو شائقین کو سنسنی خیز اور خوف کی گہرائیوں میں غرق کردیتا ہے،" انہوں نے کہا۔ اصل، پرائم ویڈیو انڈیا۔ "پرائم ویڈیو میں، ہم نئی تخلیقی آوازوں کے پلیٹ فارم کو آگے بڑھانا جاری رکھے ہوئے ہیں، اور سمیتا سنگھ کا کھوف تخلیق کاروں اور ہارر صنف دونوں کے لیے ایک دلچسپ سنگ میل ہے۔ پہلی بار نمائش کرنے والی کے طور پر، سمیتا ایک مستند اور مخصوص نقطہ نظر لاتی ہے جو کہ تخلیقی حدود کو آگے بڑھاتی ہے اور اس کی کہانی کو تفریحی انداز اور تفریحی انداز میں پیش کرتی ہے۔ گہری، عمیق دنیا کی تعمیر Khauf کو اس صنف میں ایک منفرد اور خصوصی شراکت بناتی ہے جو کہ 18 اپریل کو پریمیئر کے لیے تیار ہے اور ایک سنسنی خیز تجربہ فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔" پروڈیوسر اور مصنفہ سمیتا سنگھ نے کہا، "خوف کا جادو جذبات اور ماحول میں پنہاں ہے، اور کھوف کے ساتھ، ہم نے ایک ایسی کہانی لکھی ہے جو نہ صرف خوفناک اور پراسرار ہے، بلکہ گہرا انسانی بھی ہے۔ مدھو کا سفر صرف بیرونی خوف سے لڑنے کے بارے میں نہیں ہے بلکہ یہ اس کے اندرونی خوف کا مقابلہ کرنے کے بارے میں بھی ہے اور وہ اپنے ماضی کے لیے ایک ناقابل تلافی تجربہ رہا ہے، جس کے لیے وہ ہمیشہ سے ویڈیو کے لیے ناقابل شناخت تجربہ رہے ہیں۔ نئی اور مستند آوازوں کو ایک پلیٹ فارم دینے اور ان کے غیر متزلزل عزم اور تعاون نے کھوف کو بالکل اسی طرح بنانے میں مدد کی جس کا میں نے تصور کیا تھا کہ میں ہندوستان اور 240 ممالک میں اس سیریز کا خصوصی طور پر پریمیئر ہونے کا انتظار نہیں کرسکتا۔ پروڈیوسر سنجے راؤترے، میچ باکس شاٹس نے کہا، "کھاؤف کے ذریعے، ہم نے ایک سسپنس ہارر تجربہ تخلیق کرنے کی کوشش کی ہے جو نہ صرف خوفناک ہے بلکہ مکمل طور پر دلفریب بھی ہے۔ پنکج کمار اور سوریا بالکرشنن کے تخیل نے ایک ایسی کہانی کو شکل دی ہے جو لاشعور کے ذہن میں گہرائی تک لے جاتی ہے، جہاں یہ خوف اور حقیقی سیریز کے درمیان کیا خاصیت پیدا کرتی ہے۔ سمیتا سنگھ کی پیچیدہ کہانی، جو ایک پُرجوش ماحول اور گہری نفسیاتی گہرائی پیدا کرتی ہے جو سامعین کو مسلسل اپنے کنارے پر رکھتی ہے، جہاں وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ اندھیرے میں کیا چھپا ہوا ہے، اس وژن کو زندہ کرنے کے لیے بہادر اور تخلیقی ذہنوں کی ٹیم کا ایک ساتھ آنا ضروری تھا، اور پرائم ویڈیو نے اس کردار کو ادا کیا ہے۔ کہانی سنانے نے ہمیں ایک خوفناک تجربہ تخلیق کرنے کے قابل بنایا ہے جو نہ صرف خوفناک ہے بلکہ ناقابل فراموش بھی ہے ہمیں خوشی ہے کہ سامعین اب اس خوف کی دنیا میں قدم رکھنے جارہے ہیں، اگر وہ ہمت کریں!

# جلدی سونے کی عادت بنائیں

ہمارے معاشرے میں دیکھنے کو مل رہا ہے لوگ رات دیر تک جاگتے ہیں ان کو اتنا ہی مشورہ دوں گی سونے کا ایک وقت مقرر کریں، رات ہوتے ہی کوشش کریں کہ موبائیل سائیڈ پے رکھ دیں کوئی معقول وجہ نہیں جاگنے کی تو سوجائیں رات کی مکمل نیند بہت ضروری ہے، دن کی نیند میں وہ تاثیر یا شفا نہیں ہوتی جو رات کی نیند میں ہے، پہلے جب لوگ سوتے تھے تو شریر کو آرام ملتا تھا، اب لوگ سوتے ہیں تو موبائیل کو آرام ملتا ہے۔

**ڈاکٹر ممتاز خان**

مجگاؤں، ممبئی-10

# کشتی ڈوبی کیسے؟

ایک مشہور شعر ہے

اپنوں نے لوٹا مجھے غیروں میں کہاں دم تھا

میری کشتی وہاں ڈوبی جہاں پانی کم تھا

میں ابھی تک سوچ میں ہوں پانی کم تھا تو کشتی ڈوبی کیسے؟ ایک مشہور گانا ہے

ہم تھے جن کے سہارے وہ ہوئے نہ ہمارے

ڈوبی جب دل کی نیاں سامنے تھے کنارے

ان سے اتنا ہی کہوں گا محبت کی ناؤ میں

سہارا نہیں ملتا ڈوبتی ہے تو کنارہ نہیں ملتا

مومن کا وجود کشتی کی طرح ہوتا ہے۔ کشتی کے ہر طرف پانی ہوتا ہے مگر اس کے اندر نہیں ہوتا ہونا بھی نہیں چاہئے کشتیاں باہر کے پانی سے نہیں اندر کے پانی سے ڈوبتی ہیں......

**آصف پلاسٹک والا**

ربانی ٹاور، مدن پورہ، ممبئی-11

9323793996

# پوسٹ آفس سپرنٹنڈنٹ کے دفتر میں

## 25 اپریل کو انشورنس کنسلٹنٹ کے عہدے کے لیے انٹرویوز

ناندیڑ:8/اپریل (ورق تازہ نیوز) محکمہ ڈاک پوسٹل لائف انشورنس (PLI) اور دیہی پوسٹل لائف انشورنس (RPLI) اسکیموں کے تحت "براہ راست ایجنٹس" (انشورنس ایڈوائزرز) کی بھرتی کے لیے انٹرویو لے رہا ہے۔ اس کے لیے درخواستیں سپرنٹنڈنٹ پوسٹ آفس آفس میں دستیاب ہیں۔ دلچسپی رکھنے والے امیدوار مقررہ فارمیٹ میں درخواست فارم بھریں اور 25 اپریل 2025 کو دفتری اوقات کے دوران سپرنٹنڈنٹ پوسٹ آفس، ناندیڑ ڈویژن، ناندیڑ 431601 پر اپنے خرچ پر انٹرویو کے لیے آئیں۔ سپرنٹنڈنٹ آف پوسٹ آفس، ناندیڑ ڈویژن نے امیدواروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے بائیو ڈیٹا، اصل سرٹیفکیٹ، اصل دستاویزات کے ساتھ حاضر ہوں۔ PLI اور RPL اسکیم کے لیے ایجنٹ انشورنس ایڈوائزر کے عہدے کے لیے اہلیت اور معیار درج ذیل ہیں۔ انٹرویو کے دن امیدوار کی عمر کم از کم 18 سال ہونی چاہیے۔ تعلیمی قابلیت کے لحاظ سے، درخواست دہندہ کو مرکزی یا ریاستی حکومت کے ذریعہ تسلیم شدہ بورڈ سے 10 ویں یا اس کے مساوی امتحان پاس کیا جانا چاہئے۔ زمرہ- بے روزگار، سیلف ایمپلائڈ، سابق انشورنس ایڈوائزر، کسی بھی انشورنس کمپنی کے سابق انشورنس ایجنٹ، سابق فوجی، ریٹائرڈ ٹیچر، آنگن واڑی ورکر، مہیلا منڈل ورکر، گرام پردھان، گرام پنچایت ممبر وغیرہ۔ پوسٹل لائف انشورنس ایجنٹ ایسی درخواستوں کے لیے براہ راست درخواست دے سکتے ہیں۔ امیدوار کا انتخاب براہ راست انٹرویو کے ذریعے کیا جائے گا۔ اس میں پیشہ ورانہ مہارت، شخصیت، لائف انشورنس کا علم، کمپیوٹر کا علم، مقامی علاقے کا علم وغیرہ شامل ہیں۔ بچے کا ٹیسٹ ہوگا۔ منتخب امیدوار کو 5,000 روپے کی رقم جمع کرنی ہوگی۔ بطور سیکیورٹی ڈپازٹ۔ جو KVP/NSC کی شکل میں ہوگا۔ تربیت کی تکمیل کے بعد محکمہ ڈاک کی جانب سے عارضی لائسنس جاری کیا جائے گا۔ جو IRDA لائسنسنگ امتحان پاس کرنے کے بعد مستقل لائسنس میں تبدیل ہو جائے گا۔ یہ امتحان 3 سال کے اندر پاس کرنا لازمی ہوگا۔ سپرنٹنڈنٹ آف پوسٹ آفس، ناندیڑ نے بھی ایک پریس ریلیز میں واضح کیا ہے کہ تقرری لائسنس کی بنیاد اور کمیشن کی بنیاد پر ہوگی۔

# ضلع کے تمام کنوؤں کو ایک ماہ کے اندر محفوظ کیا جائے - ضلع کلکٹر

## اگر سخت کارروائی نہ کی گئی تو کنویں کے مالک کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی

ناندیڑ:8/اپریل (ورق تازہ نیوز) ضلع ناندیڑ کے دیہی اور شہری علاقوں میں تمام کنویں کے مالکان جن کے پاس ایک یا دو فٹ اونچی دیوار والے غیر محفوظ کنویں ہیں، انہیں ایک ماہ کے اندر اپنے کنوؤں کے لیے حفاظتی دیواریں لگوانی چاہئیں۔ بصورت دیگر، متعلقہ کنواں کے مالکان ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایکٹ 2005 کے سیکشن B-51 کے مطابق قانونی کارروائی کے ذمہ دار ہوں گے، ڈسٹرکٹ کلکٹر اور ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے چیئرمین راہول کرڈیلے نے ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایکٹ 2005 کی دفعہ 30 کے مطابق احکامات جاری کیے ہیں۔ 4 اپریل 2025 کو الیگاؤں تعلقہ۔ ناندیڑ ضلع میں کھیتوں میں کام کرنے والی دس میں سے سات خواتین زرعی مزدوروں کی ایک ٹریکٹر ٹرالی کھلے کنویں میں گرنے سے جان کی بازی ہار گئی۔ ایسا پہلے بھی ہو چکا ہے۔ مویشیوں کو نقصان پہنچا ہے۔ ناندیڑ ضلع بالخصوص دیہی علاقوں میں زندہ جانوروں، معصوم بچوں اور بوڑھوں کے کھلے کنویں میں گرنے والے بڑے حادثات کے امکان کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ الیگاؤں تعلقہ۔ ضلع ناندیڑ میں 4 اپریل 2025 کو پیش آنے والے اس واقعہ کے پیش نظر ضلع ناندیڑ کے رہائشی علاقوں میں غیر محفوظ اور ٹوٹنے والے کنوؤں کے بارے میں احتیاطی تدابیر اختیار کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ جس میں فوری حفاظتی اقدامات کی ضرورت ہے، بنیادی طور پر سڑک کے کنارے واقع کنویں کے حوالے سے۔ ناندیڑ ضلع میں ہر کنویں کی محفوظ اور مضبوط دیواریں ہونی چاہئیں۔ تمام کنوؤں کی محفوظ اور مضبوط دیواریں ہونی چاہئیں، عام طور پر سطح زمین سے کم از کم 3 سے 4 فٹ اونچی اور 9 انچ چوڑی۔ حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ تمام متعلقہ ایجنسیوں کو اس بات کا نوٹس لینا چاہیے کہ اب سے ناندیڑ ضلع میں سرکاری، نیم سرکاری اور نجی کنوؤں کی تعمیر کے دوران زمینی سطح سے کم از کم 3 سے 4 فٹ اونچی اور 9 انچ چوڑی محفوظ اور مضبوط دیواریں بنانا لازمی ہوگا۔

## حج تربیتی کیمپ برائے مرد حضرات

ناندیڑ:(پریس ریلیز) ?8 اپریل: اہلیان مسجد قباء ناندیڑ کے بموجب عازمین حج کو اطلاع دی جاتی ہے کہ گزشتہ کئی برسوں سے ایک منفرد حج کیمپ کا انعقاد کیا جاتا رہا ہے جس میں عملی طور پر حاجیوں کی تربیت کی جاتی ہے۔ اس سال یہ کیمپ بروز جمعرات 10 اپریل کو بمقام مسجد قباء دیگلور ناکہ میں ہوگا۔ مستورات کو نہ لائیں۔ مرد حضرات کو مستورات کا حج بھی سمجھایا جائے گا۔ اس کیمپ کا وقت صبح ۱۰ بجے تا ۴ بجے رہے گا۔

## CET-MH امتحانی ذیلی مرکز علاقے میں امتناعی احکامات

ناندیڑ: 8/اپریل (ورق تازہ نیوز) CET-MH امتحان-2025- ضلع کے 6 امتحانی مراکز پر 9 اپریل سے 27 اپریل 2025 تک منعقد کیا جائے گا (10، 14، 18 اور 24 اپریل 2025 کو چھوڑ کر)۔ اس دوران صبح 7 بجے سے شام 7 بجے تک امتحان دینے والوں اور امتحانی کام سے متعلق افسران و ملازمین کے علاوہ کسی بھی شخص کو داخلے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اس کے علاوہ، ضلع مجسٹریٹ راہول کرڈیلے نے انڈین سول سیکورٹی کوڈ 2023 کی دفعہ 163 کے تحت امتناعی حکم جاری کیا ہے۔ جس میں امتحان دینے والوں کے علاوہ کسی بھی شخص اور امتحانی کام میں شامل افسران اور ملازمین کو تمام پبلک ٹیلی فون، ایس ٹی ڈی، آئی ایس ڈی، موبائل فون، پیجرز، فیکس، زیراکس اور لاؤڈ اسپیکر کے ایک میٹر کے اندر چلنے سے منع کیا گیا ہے۔

# محکمہ سماجی انصاف کی اسکیمیں نچلی سطح کے مستحقین تک پہنچیں

## ضلعی ذات کی تصدیق کمیٹی کے چیئرپرسن فروغ مقدام

ناندیڑ:8/اپریل:--سماجی بہبود کا محکمہ 8 سے 14 اپریل 2025 تک بھارت رتن ڈاکٹر کے اعزاز میں ایک تقریب کا انعقاد کرے گا۔ بابا صاحب امبیڈکر سماجی مساوات ہفتہ کا انعقاد کیا گیا ہے۔ ضلع ذات کی تصدیق کمیٹی کے چیئرپرسن فروغ مقدام نے سبھی سے اپیل کی ہے کہ وہ اس ہفتہ مساوات کے دوران سماجی انصاف کے محکمے کی اسکیموں کے استفادہ کنندگان تک پہنچنے کے کام کو ترجیح دیں۔ آج سوشل ویلفیئر آفس کے آڈیٹوریم میں بھارت رتن ڈاکٹر موجود تھے۔ بابا صاحب امبیڈکر سماجی مساوات ہفتہ کا افتتاح ان کے ذریعہ کیا گیا تھا۔ وہ اس وقت بول رہی تھیں۔ اس موقع پر محکمہ سماجی بہبود کے اسسٹنٹ کمشنر شیوانند منگیرے، ضلع ذات کی تصدیق کمیٹی کی وائس چیئرمین چھایا کلال، ریسرچ آفیسر رام ونگے، ڈسٹرکٹ لائبریری آفیسر انیل سوریاونشی کے علاوہ مختلف بورڈز کے مینیجرز اور طلبہ موجود تھے۔ درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور پسماندہ کمزور طبقات کی ہمہ جہت ترقی کے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے عام لوگوں کو حکومت کی مختلف فلاحی اسکیموں کے بارے میں جانکاری دی جائے اور شہریوں میں بیداری پیدا کی جائے۔ بھارت رتن ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر سماجی مساوات کا ہفتہ منایا جا رہا ہے۔ ڈسٹرکٹ کاسٹ ویری فکیشن کمیٹی کے چیئرپرسن، فروغ مقدام نے اپیل کی کہ محکمہ سماجی بہبود کی طرف سے لاگو کی گئی اسکیموں اور استفادہ کنندگان کو فراہم کیے جانے والے فوائد کے بارے میں معلومات اس ہفتے زیادہ سے زیادہ نچلی سطح کے استفادہ کنندگان تک پہنچائی جائیں۔ سماجی مساوات کے ہفتہ کے موقع پر مختلف سرگرمیاں عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ اس میں نچلی سطح تک پہنچنے کے لیے نشے سے نجات کے پروگراموں اور اسکیموں کے بارے میں بیداری پیدا کرنا شامل ہے۔ اسسٹنٹ کمشنر شیوانند منگیرے نے اپنے تعارف میں بتایا کہ پراجیکٹ آفیسر کے تحت مساوات کے سفیروں کے ذریعے مختلف مقامات پر اسٹریٹ ڈرامے کا انعقاد کیا جائے گا۔ نیز محکمہ سماجی انصاف کی اسکیموں کے بارے میں بیداری پیدا کی جائے گی اور اس اسکیم کے بارے میں معلومات شہریوں تک پہنچائی جائیں گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ 8 سے 14 اپریل تک ایک عظیم الشان تقریب کا انعقاد کریں گے۔ اس موقع پر کرماویر دادا صاحب گائیکواڑ سوابھیمان اینڈ امپاورمنٹ اسکیم کے تحت ایک فائدہ اٹھانے والی محترمہ کانتا بائی مریبا بھنڈارے کو سماجی مساوات ہفتہ کے موقع پر 4 ایکڑ خشک زمین سے نوازا گیا۔

## ہم اورنگزیب کی کوئی نشانی دیکھنا پسند نہیں کرتے: شرساٹ

ممبئی، 8 اپریل: مہاراشٹر حکومت کے وزیر اور شیوسینا کے رہنما سنجے شرساٹ نے ایک بار پھر اورنگ زیب اور ہندوستان میں اس کے نام کی تبدیلیوں کا معاملہ اٹھاتے ہوئے کہا کہ اورنگ زیب کی طرف سے ثقافت پر حملے اور حملوں کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ شرساٹ نے کہا کہ خلد آباد کا نام بدل کر رتنا پور رکھا جائے گا جو اس جگہ کا پرانا نام تھا۔ انہوں نے کہا کہ اورنگ زیب کے دور سے پہلے کی تاریخی شناخت کو بحال کرنے کے لیے یہ قدم اٹھایا گیا ہے۔ شرساٹ نے واضح کیا کہ خلد آباد پہلے رتنا پور کے نام سے جانا جاتا تھا لیکن اورنگ زیب کے دور میں اس کا نام خلد آباد رکھ دیا گیا۔ اب وہ اسے رتنا پور کے طور پر دوبارہ قائم کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ سنجے شرساٹ نے کہا کہ اورنگزیب نے ہندوستان بھر کے کئی شہروں کے نام بدل دیے تھے۔ مثال کے طور پر اورنگ آباد کا نام پہلے چھترپتی سنبھاجی نگر تھا، جب کہ دیواگیری کا نام دولت آباد اور رتنا پور کا نام خلد آباد کیا۔ شرساٹ نے کہا کہ شیوسینا ایسے ناموں کو ان کے اصل ناموں پر بحال کرنے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ اپنے ملک میں اورنگ زیب کی کوئی یادیں نہیں چاہتے، خاص طور پر وہ شخص جس نے چھترپتی سنبھاجی مہاراج کو بے دردی سے قتل کیا تھا۔ شرساٹ نے کہا کہ وہ اورنگزیب کی یادوں کو مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں اور ان کا نام یا نشان کہیں نہیں رہنا چاہیے۔ اپوزیشن کو نشانہ بناتے ہوئے سنجے شرساٹ نے کہا کہ اگر اپوزیشن سائنس پر بات کرنا چاہتی ہے تو وہ کرے لیکن وہ اورنگ زیب کے بارے میں کوئی بھی مسئلہ اٹھانے میں کیوں دلچسپی لے رہے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اپوزیشن صرف ووٹ کی سیاست کر رہی ہے اور شیوسینا نے کبھی ان مسائل پر سیاست نہیں کی۔ شرساٹ نے یہ بھی کہا کہ شیوسینا کا مقصد صحیح ناموں کو بحال کرنا ہے، اور وہ اورنگ زیب کے دور میں ہونے والی غلطیوں کو درست کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے بعد شرساٹ نے متنازعہ کامیڈین کنال کامرا پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ ہم بالا صاحب ٹھاکرے کے بتائے ہوئے طریقوں پر آگے بڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کامرا جیسے لوگ بکواس کرتے ہیں، لیکن شیوسینا ان سے ڈرنے والی نہیں ہے۔ شیر ساٹ نے خبردار کیا کہ اگر کسی نے کچھ غلط کہا تو اسے قانونی سزا کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس نے کہا کہ کامرہ کو آنے دو، ہم ان کا استقبال کریں گے۔

## یوپی کے فتح پور میں ایک ہی کنبہ کے تین لوگوں کا دن دہاڑے قتل، دیہی لوگوں میں شدید غم وغصہ

فتح پور: اتر پردیش کے فتح پور میں منگل کی صبح دن دہاڑے ٹرپل مرڈر سے علاقے میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ ہتھگام تھانہ حلقہ کے تھیرا پور چوراہے کے پاس ایک بائک سوار کسان رہنما پپو سنگھ (50)، اس کے بیٹے ابھے سنگھ (22) اور چھوٹے بھائی رنکو سنگھ (40) کا ٹریکٹر سوار حملہ آوروں نے گولیوں سے بھون کر قتل کر دیا۔ گاو?ں کے ہی رہنے والے سابق مکھیا منو سنگھ اور اس کے ساتھ رہے لوگوں پر اس واقعہ کو انجام دینے کا الزام لگایا گیا ہے۔ موقع پر ہتھگام، حسین گنج اور سلطان پور گھوش تھانہ کی پولیس ٹیم پہنچی۔ دیہی لوگوں نے پولیس کو لاش اٹھانے سے روک دیا ہے۔ موقع پر جمع بھیڑ کا مطالبہ ہے کہ فرار قاتلوں کو گرفتار کیے جانے کے بعد ہی لاش کو اٹھایا جائے گا۔ اس واقعہ کو لے کر پوری گاو?ں میں کشیدگی کا ماحول ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ مہلوک کسان رہنما پپو سنگھ کی والدہ رام دلاری سنگھ ابھی گرام پردھان ہیں۔ بیٹے اور کنبہ کے دو دیگر رکن کے قتل کے بعد پورے گھر میں ماتم کا ماحول ہے۔ اس خوفناک قتل عام نے پورے گاو?ں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔

ناندیڑ: صفا مروا پرائمری وہائی اسکول کے طلباء وطالبات نے گزشتہ دنوں اردو گھر میں سالانہ پروگرام پیش کیا۔ اس موقع پر ڈائریکٹر خالد (سر) نے تمام مہمانوں کا خیر مقدم کیا جبکہ طلباء نے اسٹیج پر اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا جسے والدین ومہمانان نے کافی سراہا

# یکم مئی سے نافذ ہوگا 'ایک ریاست، ایک آر آر بی'، علاقائی دیہی بینکوں کی تعداد 43 سے گھٹ کر 28 ہو جائے گی

نئی دہلی: یکم مئی سے ملک کی ہر ایک ریاست میں صرف ایک ریجنل رورل بینک (آر آر بی) ہوگا۔ اس تجویز کو نافذ کرنے کے لیے وزارت خزانہ نے 11 ریاستوں میں 15 علاقائی دیہی بینکوں کے انضمام کے حوالے سے ایک نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے۔ وزارت خزانہ کے نوٹیفکیشن کے مطابق ملک کے جن 11 ریاستوں کے علاقائی دیہی بینکوں کو انضمام کیا جائے گا ان میں آندھرا پردیش، اتر پردیش، بنگال، بہار، گجرات، جموں وکشمیر، کرناٹک، مدھیہ پردیش، مہاراشٹر، اڈیشہ اور راجستھان شامل ہیں۔ علاقائی دیہی بینکوں کے انضمام کا یہ چوتھا مرحلہ ہوگا، جس کے مکمل ہوتے ہی آر آر بی کی موجودہ تعداد 43 سے کم ہو کر 28 رہ جائے گی۔ اس طرح 'ایک ریاست، ایک آر آر بی' کا ہدف حاصل ہو جائے گا۔ نوٹیفکیشن کے مطابق ان علاقائی دیہی بینکوں کے انضمام کی مو?ثر تاریخ یکم مئی 2025 مقرر کی گئی ہے۔ علاقائی دیہی بینک ایکٹ، 1976 کے سیکشن 23اے (1) کے تحت دیے گئے اختیارات کے تحت یہ آر آر بی ایک ادارے میں ضم ہو جائیں گے۔ اسی سلسلے میں یونین بینک آف انڈیا، کینرا بینک، انڈین بینک اور اسٹیٹ بینک آف انڈیا کی جانب سے اسپانسر شدہ چیتنیہ گوداوری گرامینا بینک، آندھرا پرگتی گرامینا بینک، سپتگیری گرامینا بینک اور آندھرا پردیش گرامینا وکاس بینک کو آندھرا پردیش گرامینا بینک کے طور پر ضم کر دیا جائے گا۔ اتر پردیش اور بنگال میں موجود تینوں آر آر بی کو بھی ایک یونٹ میں ضم کر دیا جائے گا۔ اتر پردیش میں موجود بڑودہ یوپی بینک، آریاورت بینک اور پرتھما یوپی گرامین بینک کو اتر پردیش گرامین بینک نام کے ادارے میں ضم کر دیا جائے گا، جس کا صدر دفتر بینک آف بڑودہ کے تحت لکھنو? میں ہوگا۔ بنگال میں چلنے والے بنگیا گرامین وکاس، مغربی بنگال گرامین بینک اور اتر بنگا علاقائی دیہی بینک کو مغربی بنگال گرامین بینک میں ضم کر دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ملک کی 8 ریاستوں بہار، گجرات، جموں وکشمیر، کرناٹک، مدھیہ پردیش، مہاراشٹر، اڈیشہ اور راجستھان میں 2 آر آر بی کو ایک ساتھ ضم کر دیا جائے گا۔ جنوبی بہار گرامین بینک اور شمالی بہار گرامین بینک کو ضم کر کے بہار گرامین بینک بنایا جائے گا، جس کا صدر دفتر پٹنہ میں ہوگا۔ گجرات میں بڑودہ گجرات گرامین بینک اور سوراشٹر گرامین بینک کو ضم کر کے گجرات گرامین بینک بنایا جائے گا۔ نوٹیفکیشن کے مطابق تمام علاقائی دیہی بینکوں کے پاس 2000 کروڑ روپے کا مجاز سرمایہ ہوگا۔

## ورلی کے جامبوری میدان میں 'مہاراشٹر مہوتسو' کا انعقاد، سنیل تٹکرے نے دی تفصیلات

ممبئی: نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کی جانب سے ریاست مہاراشٹر کے 65ویں یوم تاسیس کے موقع پر یکم سے 3 مئی تک 'مہاراشٹر مہوتسو' کا انعقاد ورلی کے جامبوری میدان پر کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں تفصیلات فراہم کرتے ہوئے پارٹی کے ریاستی صدر و رکن پارلیمنٹ سنیل تٹکرے نے آج میڈیا سے بات چیت کے دوران یہ اعلان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی ریاست بھر میں 'مہاراشٹر دن' کو 'مہاراشٹر مہوتسو' کے طور پر جوش وخروش سے منانے جا رہی ہے۔ اسی مناسبت سے آج پارٹی کے ریاستی دفتر میں ایک اہم میٹنگ منعقد کی گئی، جس کے بعد انہوں نے اس پروگرام کی تفصیل میڈیا کو بتائی۔ سنیل تٹکرے نے کہا کہ متحدہ مہاراشٹر تحریک، 106 شہداء کی قربانی، یشونت راؤ چوہان کا لایا گیا منگل کلش، چھترپتی شیواجی مہاراج، جیجاو?، چھترپتی سمبھاجی مہاراج، شاہو، پھولے اور ڈاکٹر امبیڈکر کی جدوجہد، ان سب کی روشنی میں مہاراشٹر کی پہچان تشکیل پاتی ہے۔ مہاراشٹر نے تمام شعبوں میں جو ترقی کی ہے، اس کی جھلک اور اس کی تاریخ کو مہاراشٹر مہوتسو کے ذریعے عوام کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس پروگرام کی تیاری کے لیے پارٹی کے عہدیداران سے مشورہ کیا جا رہا ہے اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ممتاز افراد کی آراء بھی حاصل کی جا رہی ہیں۔ آئندہ پانچ تا چھ روز میں اس پورے پروگرام کا خاکہ تیار کر کے مہاراشٹر کی عوام کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

رائیگڑھ ضلع میں صحتی نظام کی لاپرواہی شرمناک: تٹکرے

اپنے بیان میں سنیل تٹکرے نے رائیگڑھ ضلع میں صحت کے شعبے میں پیش آئے افسوسناک واقعات پر شدید برہمی کا اظہار کرتے ہوئے ذمہ داروں کے خلاف فوری کارروائی کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ مانگاؤں کے ذیلی ضلع اسپتال میں 14 سالہ طالب علم گورانگ گائیکواڑ کو بخار کی شکایت پر مہسلہ کے دیہی اسپتال میں داخل کیا گیا۔ وہاں کے ڈاکٹروں نے مزید علاج کے لیے اسے مانگاؤں کے ذیلی اسپتال روانہ کیا، مگر متعلقہ ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر اس دن اسپتال نہیں آئے تھے۔ دوسرے ڈاکٹر نے مختصر معائنہ کیا اور بغیر تفصیلی تشخیص کے رات ڈیڑھ سے دو بجے کے درمیان مریض کو گھر جانے کا مشورہ دے دیا۔ بدقسمتی سے اگلی صبح اس طالب علم کا انتقال ہو گیا۔ تٹکرے نے کہا کہ یہ واقعہ محض ایک گھرانے کا المیہ نہیں بلکہ بدحال صحتی نظام کی پول کھولنے والا سنگین واقعہ ہے، جس کی فوری تفتیش ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ وہ گزشتہ چالیس سال سے اس ضلع میں عوامی نمائندے کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں، اور ان کے نزدیک یہ غفلت ناقابل برداشت ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ فوری تفتیش کر کے ذمہ دار ڈاکٹروں پر سخت کارروائی کرے۔ انہوں نے شری وردھن کے ایک اور واقعے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہاں ایم ایل اے انکیت تٹکرے اور ادیتی تٹکرے نے کارڈیو ایمبولینس مہیا کرائی تھی، مگر اس کا ایک پرزہ ٹوٹنے کے سبب وہ پچھلے پندرہ دن سے بند پڑی ہے۔ حالانکہ اس بابت سول سرجن اور مقامی میڈیکل آفیسر سے گفتگو ہو چکی ہے، لیکن یہ بھی ایک بڑی لاپرواہی ہے، جس کی بھی چھان بین ہونی چاہیے۔

## آئی پی ایل 2025: اعصاب شکن مقابلے میں لکھنو نے کولکاتا کو 4 رنوں سے دی شکست

لولکتہ: آئی پی ایل 2025 کے ایک اور اعصاب شکن مقابلے میں لکھنو? سپر جائنٹس نے آخری اوور میں کولکاتا نائٹ رائڈرز کو صرف 4 رنوں سے شکست دے کر جیت کی ہیٹرک لگا دی۔ کولکاتا کے ایڈن گارڈنز میں کھیلے گئے اس مقابلے میں دونوں ٹیموں نے مشترکہ طور پر 400 سے زائد رن بنائے۔ نکولس پورن اور مچیل مارش کی دھماکہ خیز اننگز کی بدولت لکھنو? نے پہلے بلے بازی کرتے ہوئے 3 وکٹوں کے نقصان پر 238 رنوں کا پہاڑ جیسا اسکور کھڑا کر دیا۔ اس کے جواب میں کے کے آر کی ٹیم صرف 14 اوور میں 166 رن بنا چکی تھی اور ایک وقت میں ایسا لگ رہا تھا کہ آسانی سے جیت درج کر لے گی۔ لیکن آخر کے 6 اوور میں وقفے وقفے سے وکٹ گرنے کی وجہ سے 20 اوور میں 7 وکٹوں کے نقصان پر 234 رن ہی بنا سکی اور ہوم گراو?نڈ پر 4 رن کے معمولی فرق سے ہار گئی۔ اگر لکھنو? کی ٹیم کی بات کی جائے تو پہلے بلے بازی کرتے ہوئے ایک بار پھر دونوں سلامی بلے بازوں نے شاندار اور دھماکہ خیز شروعات کی۔ ایڈن مارکرم اور مچیل مارش نے 10.2 اوور میں 99 رنوں کی طوفانی شراکت داری کی۔ مارکرم ایک بار پھر نصف سنچری سے محروم رہے انہوں نے 48 رنوں کی شاندار اننگ کھیلی۔ لیکن مچیل مارش اننگ کی چوتھی نصف سنچری اسکور کرتے ہوئے 81 رنوں کی شاندار اننگ کھیلی۔ ان دونوں سلامی بلے بازوں کے علاوہ تیسرے نمبر پر بلے بازی کرنے آئے نکلوس پورن نے 21 گیندوں میں طوفانی نصف سنچری اسکور کرتے ہوئے 36 گیندوں پر 87 رنوں کی شاندار اننگ کھیلی اور اخیر تک میدان پر ڈٹے رہے۔ کولکاتا کی جانب سے ہرشت رانا نے 2 اور آندرے ریسل نے 1 وکٹ حاصل کی۔ 238 رنوں کا تعاقب کرنے اتری کولکاتا نے تیز شروعات کی لیکن تیسرے اوور میں ہی کوئنٹن ڈی کاک کی شکل میں ٹیم کو پہلا جھٹکا لگا۔ اس کے بعد ٹیم کے کپتان اجنکیا رہانے اور سنیل نارائن نے رنوں کی رفتار کم نہیں ہونے دی اور پاور پلے میں ہی ٹیم کا اسکور 90 رنوں تک پہنچا دیا۔ ساتویں اوور میں نارائن کے آوٹ ہونے کے بعد رہانے اور وینکٹیش ایئر نے 71 رنوں کی شاندار شراکت داری کر کے ٹیم کو فتح کے قریب پہنچا دیا۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4 بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ آ یڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded


کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔